فتبارک اللہ احسن الخالقین

الحمد للہ والمنۃ کہ دیوان ہدایت نشان سراپا خیر و سعادت المسمیٰ بہ

دیوان گلشن ہدایت

مصنفہ جناب مولانا حاجی حافظ عبدالکریم صاحب متخلص بہ مسلم

حسب فرمایش برادرم جناب حاجی محمد عبدالقیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ باہتمام کترین
محمد قمرالدین

در مطبع قیومی واقع کانپور طبع گردید

سنہ ۱۹۲۲ء

تنقیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثنا اُس ذات منزّہ و مبرّا وحدہ لا شریک لہ کو جس نے گلدستہ الفاظ چار عناصر بنا بر ترکیب مادۂ اجسام مرکبہ سے مخلوط کر کے ایک صفحہ وجود پر قلم قدرت سے نقوش مختلفہ کے اور رحالات رنگہاے رنگین بھر کر اُس معنی گوہر بلبلۂ آب کو نطق و فصاحت و بلاغت و شعر و انشا و سخن و نکات سے آبدار کر مع حواس خمسہ مزین کر کے براہ کیا بنا بر فحواے الحمد للہ رب العالمین و نعت مفخر موجودات مخزن ملکوت و جبروت و گوہر ناسوت و لاہوت بہترم سلین خاتم النبیین سید العرب و العجم انا سید ولد آدم یوم القیامۃ مسبب لولاک لما خلقت الافلاک علت غائی صلی اللہ تعالی وعلیہ وسلم و چار وزیر گوشہ مسند نشینان خوش کنندہ آنحضرت دل و جان علی آلہ و اصحابہ التسلیم۔ بعد حمد و نعت محمد عبد الرشید ابو السادات بن مولف رسالہ ہذا ساکن مقام جھومکا بخدمت ارباب بصیرت و اصحاب حقیقت و شعراے واقف رمز معرفت یہ عرض پیرا ہے کہ یہ نسخہ گلشن ہدایت جس کا ہر کلام مطابق آیات قرآن مجید و اخبار شریف الف سے یے تک تحریر ہے سراپا رنگین نئے طرز نئے کلام پر مضمون و بلاغت مین افہام عام تصور مزید ہے جب ناظرین اس دیوان پاک پر نظر ڈالین گے خیال شعراے الگ پائین گے یہان عشق مجازی کا کام نہین چشم و لب و دندان و ابرو و قد و کمر و خال و زلف کا نام و نشان نہین جو کچھ اس مین بیان ہے واللہ بالله ایمان ہے دیوان مجازی نہین دیوان حقیقی ہے اکثر غزلخوان آتش وظفر پر جان دیتے تھے اور تبدیل ذائقہ کے خیال مین تھے اور بیچارے عوام جب لفظ مجازی سے معنی حقیقی پر سمجھنے مین قاصر ہوتے تھے شوق و حسرت دل ہی دل مین رکھ لیتے تھے اب ہوشیاران خرامان حیرت آئین اس کے مضامین کو غور کرین یہ لکھنے کو اور ہر ایک کے مقصد کو پائین گے فی الواقع یہ وہی رسالہ ہے جس کے اکثر مشتاق تھے۔ جو بہار اس نسخہ دیوان مین اپنا علاج دیکھے گا ضرور اس مرض کا علاج تحریر پائیگا یون نہین ملاحظہ پر موقوف ہے دیکھو غزلیں بحر تحقیق ہر نقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

اے خالق ہر جسم و جان تجھ بن نہین کوئی مرا
اے رازق ہر انس و جان تجھ بن نہین کوئی مرا

اے دستگیر بیکسان تجھ بن نہین کوئی مرا
اے چارۂ بیچارگان تجھ بن نہین کوئی مرا

اے حافظ و ناصر مرے تجھ بن نہین کوئی مرا
اے حاضر و ناظر مرے تجھ بن نہین کوئی مرا

تو ہی مرا معبود ہے تو ہی مرا مسجود ہے
تو ہی مرا مقصود ہے تجھ بن نہین کوئی مرا

اے بادشاہ دو جہان تو ہے پناہ عاصیان
مین تجھ سوا جاؤن کہان تجھ بن نہین کوئی مرا

اے رازق بیدست و پا ہون مین ترے در کا گدا
رکھتا ہون تیرا آسرا تجھ بن نہین کوئی مرا

اے لائق حمد و ثنا اے لازوال و لافنا
بگڑی ہوئی میری بنا تجھ بن نہین کوئی مرا

[illegible]یان پالنے والا کوئی اور مارنے والا کوئی
[illegible] دان بخشنے والا کوئی تجھ بن نہین کوئی مرا

فرش زمین سے تا فلک و آسمان سے عرش تک
دیکھا اٹھا کر جب پلک تجھ بن نہین کوئی مرا

[illegible]کی داہنے بائین نظر پیش و پس زیر و زبر
ہر سو تو ہی جلوہ گر تجھ بن نہین کوئی مرا

دیگر

شکر ہو کس سے ادا یارب ترے احسان کا — تو نے ہم کو نور بخشا نیر ایمان کا

خاص نگہ لطف سے تو نے کیا فرمان پذیر — ہم گنہگاروں کو اپنے دفتر فرمان کا

فرق ہم کھوٹا کھرا کا کس طرح پہچانتے — تو عطا معیار گر کرتا نہیں فرقان کا

آستان پاک تیرا قبلۂ حاجات ہی — ہر ملک ہر جانور ہر جن و ہر انسان کا

نعمت غیبی سے اپنے پالنے والا ہی تو — بے پر و بے دست و پا و بے سر و سامان کا

خلد میں بخشے گا تو پھر حور و غلمان و قصور — باغ انگور و کھجور و لیچی و رمان کا

ہی تو وہ قہار کہ تیرے غضب کے سامنے — ہوش گم ہی ہر نبی و غوث عالی شان کا

تجھ سے جب تک اذن محشر میں شفاعت کا نہو — تاب ہی کس کو کہ ہو شافع کسی کی جان کا

بندگی دی چھوڑ تیری جسنے وہ ساتھی ہوا — بیگمان فرعون ابی ابن خلف ہامان کا

سر پر اس نمرود کے جوتا لگانا ہی مفید — مغز میں ہو جس کے کچھ نخوت و طغیان کا

غیر کو جس نے یہان ٹھہرالیا تیرا شریک — جاکے دوزخ میں مزہ چکھے گا اس بہتان کا

نص واضح پر ترے لاتا ہی جو عقلی دلیل — شاید اس کو حال کچھ پہونچا نہیں شیطان کا

لوگ تو سو سو طرح کی نیکیاں رکھتے ہیں پاس — آسرا مسلم کو ہی یارب تری غفران کا

دیگر

جو کوئی رکھتا ہی دل میں الفت خیر الورا — صادق و کامل وہی ہی امت خیر الورا

اصل دین کبریا ہے سنتِ خیر الورا — مغزِ شرعِ مصطفےٰ ہے سنتِ خیر الورا

بوستانِ دینِ حق میں گلشنِ اسلام میں — غنچہ راحت فزا ہے سنتِ خیر الورا

کیوں نہو لفظ محمد کلمہ طیب کے ساتھ — جزوِ توحیدِ خدا ہے سنتِ خیر الورا

پیروِ سنت کے نشان خط آیا واسطے — شافعِ روزِ جزا ہے سنتِ خیر الورا

اہل سنت کو میسر کیوں نہو القادل — کاشفِ سرِ خدا ہے سنتِ خیر الورا

پیرہن صدری عمامہ سے نہیں پرہیزگار — اہل تقویٰ کا قبا ہے سنتِ خیر الورا

ای فقیر نفس کش ای صوفی خلوت نشین — تیرے لیے کیمیا ہے سنتِ خیر الورا

اہل سنت کو کسی کے قول پر کرکے نظر — چھوڑ دینا کب روا ہے سنتِ خیر الورا

کیا برائی تھی ترے حق میں بتا ای بدعتی — چھوڑ جو تونے دیا ہے سنتِ خیر الورا

بدعتی کا کس طرح مقبول ہو صوم و صلوٰۃ — ہر عبادت کا سرا ہے سنتِ خیر الورا

ای عزیزو دینداری ہے اسی کی معتبر — جو سدا کرتا ادا ہے سنتِ خیر الورا

ہم کو بس کافی ہیں دو مہدی ہدایت کیلئے — ایک قرآن دوسرا ہے سنتِ خیر الورا

روگ میں بدعت کے ہیں جو لوگ انکے واسطے — نسخۂ شافی دوا ہے سنتِ خیر الورا

جس طرح توحید ہے حب الٰہی کا نشان — حبِ نبوی کا پتہ ہے سنتِ خیر الورا

ایک سنت کو بھی ای مسلم نہ ہلکی جان تو — اتباعِ کبریا ہے سنتِ خیر الورا

کوئل پپیہا فاختہ ہستی سے دل برخاستہ — کہتے ہیں سب بے ساختہ آخر فنا آخر فنا

قمری و بلبل یہ سخن کہتی ہیں گویا و چمن — ہو آج یہ باغ و چمن آخر فنا آخر فنا

سوتا ہے کیوں غافل پڑا اس خواب غفلت سے اٹھا — پہونچی نہیں کیا یہ ندا آخر فنا آخر فنا

پھسلا بہت اب بھی سنبھل مت پی مئے ہستی کی چل — اک دن گریگا سر کے بل آخر فنا آخر فنا

اپنی کمر توشہ سے کس مت کر بھروسا غیر پر — درپیش ہے لمبا سفر آخر فنا آخر فنا

مسلم تجھے خفقان ہے جو موت سے نسیان ہے — کیوں جان کر انجان ہے آخر فنا آخر فنا

دیگر

روز ازل ہی سے جس کا بخت یاور ہو گیا — وہ حسب ایمان جو دنیا میں آکر ہو گیا

جب سے ہم کو گور و حشر و نا کا ڈر ہو گیا — سوزش غم سے جگر میں داغ اکثر ہو گیا

جس کے دل پر تیر توحید کا پہونچا اثر — سنگ خارا سے اسی دن لعل احمر ہو گیا

کیوں نہ پہونچے عرش پر فریاد اس مظلوم کی — جس کا ہر دم نعرۂ اللہ اکبر ہو گیا

آدم کیا شیطان کو جو گمراہ کر ڈالے اسے — جس کا وہ ہادی برحق آپ رہبر ہو گیا

گرچہ سب مخلوق سے انسان بہتر ہے مگر — حق سے رو گرداں ہوا تو سب سے بدتر ہو گیا

ہو تو عالم عابد ان میں جیسے انجم میں قمر — بے عمل نکلا تو پھر وہ مولوی خر ہو گیا

کیا یہ فضل ایزدی اولاد آدم پر ہوا — کوئی عالم ہو گیا کوئی پیمبر ہو گیا

کوئی عابد کوئی زاہد کوئی صوفی کرام — کوئی ان میں غازی کرار صفدر ہو گیا

کس طرح پاوین خدا کی راہ بیچارے عوام
مولوی درویش ہر اک طالب زر ہو گیا

جاہلون کے بیچ وہ مشہور ربانی ہوا
جو مطیع سنت ساقی کوثر ہو گیا

یاالٰہی ہو امام وقت کا جلدی ظہور
قافلہ اسلام کا بے تاج بے سر ہو گیا

یاالٰہی دیکھ کر ہر ہر طرح کی بدعتین
بندۂ مسلم تراب دل سے مضطر ہو گیا

ردیف بائے موحدہ

دلا تجھ سے بنیگی بندگی کردگاری کب
چھٹیگی نفس بداندیش کی خدمتگزاری کب

لڑکپن کھیل میں کھویا جوانی خواب مین گذری
بوڑھاپا آ نکر ہو نچا کریگا ہوشیاری کب

سفر درپیش ہر لے ساتھ جلدی توشۂ منزل
خبر کیا ہے کہ عزرائیل کی پہونچے سواری کب

رفیقان سفر تو چل بسے اپنے ٹھکانے پر
ہماری کوچ کی اب دیکھیے آتی ہے باری کب

خزان نے باغ دین کو کر دیا بے رونق ویران
سنی جائیگی یارب بلبلون کی آہ و زاری کب

یہان جو فسق مین کھو رہا ہے زندگی اسکو
بچائیگی جہنم سے وہان کی اشکباری کب

نہ دیکھے گلشن ہستی یہان باد خزان جبتک
کرے سرسبز آ فردوس کی باد بہاری کب

خدایا سیر شہر اتقا کو دل تڑپتا ہے
مجھے زندان عصیان سے ملیگی رستگاری کب

فقیر خرقۂ اخلاص سے دو دل کو آرایش
خدا دیکھے ہے دستار ریا کی آبداری کب

ملا تقدیر مین سر و صنم کا پوجنا جس کو
بھلا مسجد مین جا کر سر جھکاوے بیشمار ہی کب

تجھے جو آدمی راہ خدا مین ایک پیسہ دے	قناعت کر نہ اُس سے صد و پنجاہ کا طالب
پھنسا وہ مرغ دل شرک خفی کے دام مین جا کر	ہوا جو زلف و خال یار رشک ماہ کا طالب
نکل کر مدرسہ سے کیون گیا گوشہ مین اُسے ملا	ہوا تو اندنون تنہا کسی درباہ کا طالب
تلاش حق مین لا مذہب ہوا مشہور ہین لیکن	بحمد اللہ ہوئے ہین مطلب بخواد کا طالب
بھلا کیونکر ہو دین شاہ جی منکر شریعت کے	جو نازان ہین کہ ہوئے ہین چشتیہ درگاہ کا طالب
اُٹھا اب پردہ بیاہ مجازی دل سے اے اکرم	اگر منظور ہے ہونا حقیقی بیاہ کا طالب

دیگر

اے اخی دُر حق سے مت کر کار ناصواب	ورنہ محشر مین گناہونکا اُٹھا دینا عذاب
گر جیسے ہے دریا کی ہستی آج تیری موجزان	آخرش ہو جائیگی اکدن فنا مثل حباب
نام لے اللہ کا ہر دم کے ساتھ اے خوش نفس	ہر نفس کے شکر کا لیگا خدا تجھ سے حساب
خانۂ ایمان کے ہین توحید سنت دو چراغ	جیسے ایوان فلک مین آفتاب و ماہتاب
آپکو کر غرق بحر یاد حق مین اے عزیز	گوہر مقصود سے ہونا اگر ہے کامیاب
شرط ہے انسانیت کے واسطے عقل و تمیز	ورنہ سارے جانور بھی جانتے ہین خورد و خواب
کیسے اے مشرک بھلا انسان ہم سمجھین تجھے	جبکہ خود اللہ نے تجھکو کہا شر الدواب
ایمان تو ہے اقرار تو حاضر جوابی مین میان	یاد ہے کچھ گور و محشر کے سوالونکا جواب

دیوان حسن ہدایت

ردیف تا

ردیف تا

عمی ہو یا ہو شادی یا ہو ختنہ یا عقیقہ ہو
خدا یا بھیج اب جلدی کسی ہادی جابر کو
انہین رفتار سنت کس طرح خوش آئے اے مسلم

پھر اس رسم بد سے ہے جواز روی خبر بدعت
بہت ہی چھا گئی شہر و شہر و گھر بگھر بدعت
دلون مین گر گئی ہے جن پلیدون کے اثر بدعت

دیگر

کامل یہان ہے جسکی توحید اور سنت
پائی ہے اس جوان نے دونون جہان کی دولت

بدیان موحد ونکی مشرک کی نیکیان سے
بہتر ہین در حضور پروردگار نعمت

مت کر شکایت ایدل بیاکی رنجشون مین
حق سے اگر ہے لینا باغ خیال کی راحت

دنیا ہے دن کے زیر ہے لوگ تھوکتے ہین
بخشا ہے جنکو حق نے گنجینہ قناعت

مت جان خاکسار ونکو احقر نوا ہی تونگر
ہے خاک پاسے انکی اکسیر کو خجالت

ہر وہ فقیر کامل جسمین ہو چار خوبی
فاقہ کشی قناعت یاد خدا ریاضت

بیشک یہ بحر دنیا ہے معدن جواہر
لیکن ہے غوطہ زن کی جان پر ہزار آفت

ملک بقا سے آیا جو کشور فنا مین
کچھ روز رہکے ٹھوکا ناگاہ کوس رحلت

چلنے لگا جو یانسے مانا نہین کسی کو
ناچار جا کے آخر کی گور مین سکونت

اک روز گور مین ہے در پیش سبکو آنا
تنگی و مار کژدم تنہائی اور ظلمت

اس چار دن کے گھر مین فخر و غرور کرنا
سمجھو اگر عزیزو تو ہے بڑی حماقت

نام اس فنا سرا کا عبرت سرای یارو
سر سے نکالو اپنے فخر و غرور و نخوت

دیوان حسن ہدایت

پردۂ ضد و تعصب کو اٹھادو دل سے
ہو اگر منتظرِ جلوۂ جانانِ حدیث

قول نبوی کے خلاف آوے جہان قول امام
بے ادب ہو نہ وہان در پی بطلانِ حدیث

ہوگا عالم نہ کبھی گو کہ ہو کیسا ہی فقیہ
تابہ تبنکہ نہو عالمِ تبیانِ حدیث

اتنی شیخی نکرو پڑھ کے ہدایہ صاحب
ابھی جاکر کے کہین سیکھیے گردانِ حدیث

دل کے اندھون کو مرے پاس تو لاؤ یارو
ڈالون آنیر بھی ذرا پرتو لمعانِ حدیث

گھیر لیتی شب بدعت کی اندھیری ہم کو
ہوتا طالع نہ اگر نیر تابانِ حدیث

کیا دکھاتا ہے عدو تیری فقاہت آکر
کیا مرے پاس نہین خنجر برّانِ حدیث

کہتے ہین مذہب شخصی کو جو احمق ذا حب
لائین سمجھے ہین تو اسپر کوئی برہانِ حدیث

پاوے سرسبزی ہی مزرع ایمان اپنا
جسکو سیراب کرے قطرۂ بارانِ حدیث

حب نبوی کا نہو ذوق میسر اُس کو
جس نگون کے دلکو نہین میلانِ حدیث

قرب نبوی کی تمنا ہو اگر اے مسلم
تا دمِ مرگ نہ دو ہاتھ سے دامانِ حدیث

دیگر

نقش ہے جس بہرہ ور کے صفحۂ دل پر حدیث
ہوا دا اُسکی زبانِ شوق سے فر فر حدیث

ہے سپہر دین کا روشن فزا اختر حدیث
گلشن اسلام کے اندر گل احمر حدیث

جبکہ سب خوبین پیمبر کی خدا کو ہین پسند
کیون نہو مقبول نزد خالق اکبر حدیث

راہ و رسم پر ضلالت سے بچانے کے لیے
ہے خدا نے دیگئے دنیا مین پیغمبر حدیث

آرام کس طرح سے ہو مومن کو یان نصیب
ہی جبکہ اسکے واسطے دنیا سرائے رنج

جس بندۂ خدا نے بلا مین کیا ہی صبر
وہ جائیگا گور و حشر مین ہرگز نہ کھائے رنج

دیوے اگر ہی صبر و توکل کا ای فقیر
مت کر کسی کے سامنے جاکر گلائے رنج

دنیا کی حرص و طمع کو ای دیندار چھوڑ
کیون ڈالتا ہی خانۂ دل مین بنائے رنج

ہوتے مرض مین رنج و مصیبت کے ہم ہلاک
ہوتا اگر نہ صبر و توکل دوائے رنج

دل سے دعا کو حضرت یونس کی پڑھ سدا
پاتا اگر ہی مخلصی اے مبتلائے رنج

وہ کام یانکی راحت ہستی مین کر میان
جس مین کہ بعد مرگ کے تجھپہ نہ آئے رنج

جھیلے کا رنج جو کوئی مولی کی راہ مین
وہ لیگا عیش خلد کو دیکر بہائے رنج

وہ دولت ادب سے نہ ہوئیگا بہرہ یاب
پیر و پدر کے پند سے دل پر جو لائے رنج

ایسی بلائے رنج ہی جھیلی کہ الامان
آتی ہی ہر عزیز کے منہ سے صدائے رنج

اے بیخبر شراب و بیاج و زنا کو چھوڑ
مت جان اسکو عیش جو آخر چکھائے رنج

یارب ہی تجھ سے بندۂ مسلم کی یہ دعا
کر دل سے اسکے دور رہو بزم بلائے رنج

دیگر

ہو زردار پر فرض اے یار حج
کرے زندگی مین وہ اک بار حج

نکل گھر سے کے کو چل اے غنی
ترے واسطے کیا ہے دشوار حج

یہودی و نصرانی ہو کر مرے
کرے ترک جو ہو کے زردار حج

اگر راہ کے ڈر سے نکلا نہ شریر
تو ہوا ہے حاجی کا بیکار حج

پڑیگا جہنم مین وہ لاکلام
جو سمجھا حاجی مردار حج

منافق ریاکار مکار کا
نہین معتبر نزد جبار حج

اسی شخص کا حج جو مقبول ہے
کرے حاجی جو تقوے سے رو دار حج

جس مسلمان کے اندر ہو خیانت کا مرض | اُس سیہ بخت کا ہرگز نہیں ایمان صحیح

دینداری مین سمجھ اُسکو نہایت جھوٹا | جس کا اقرار نہ سالم ہو نہ پیمان صحیح

ہووے جس قاری قرآن کے اعمال صحیح | کیسے اُس زور کی ہو قرأت قرآن صحیح

خواہش نفس سے پرہیز بہت ہو لازم | تا کہ ہر وقت رہے کلمۂ ایقان صحیح

دل مین ہو جسکے تمنائے وصال مولیٰ | اُسی بندے کا حقیقت مین ہو ارمان صحیح

کیون بُرا کہتے ہو شاکی کو مرے اے ہمدم | کیا تعجب کہ ہو اُس کا کہین بہتان صحیح

غیر شمشیر کے مغرور نہ ہونگے سیدھے | کیونکہ ہے فصد بڑا نسخۂ خفقان صحیح

جب پڑھے جائین گے اوراق عمل نیکون کے | نامۂ جرم سے ہو دفتر احسان صحیح

یا الٰہی ہو دعا بندۂ مسلم کی قبول | کہ یہ دنیا سے اُٹھے ہو کے مسلمان صحیح

دیگر

کیجیے اُسی کی شان مین مدحت طرح طرح | ہے جسکی ذات پاک مین قدرت طرح طرح

ہم جس خدا کی چکھتے ہین نعمت طرح طرح | واجب ہے پھر اُسکی اطاعت طرح طرح

بھولا خدا کی یاد جو دنیا کے عیش مین | دیکھے گا آخرت مین مصیبت طرح طرح

اے بندہ بندگی خدا مین اُٹھائے رنج | لینا اگر ہے خلد کی راحت طرح طرح

دل سے فدا ہو ایسے رسول شفیق پر | اُمت کی جسنے کی ہے ہدایت طرح طرح

پھٹکار ایسے اُمت نبوی کی بوجھ پر | سنت مین جو ملائے ہو بدعت طرح طرح

افسوس ہو کہ ایک ہین سب دین مین | مذہب سے طرح طرح سے جماعت طرح طرح

اُنکی ہو جو کہ مسلک سنت پہ مجتہد | رکھتے ہین دل مین مجھ سے عداوت طرح طرح

قول نبی کے سامنے اکثر غبی فقیہ | لاتے ہین واہیات جہالت طرح طرح

اُمت کی بدعتون کی برائی حدیث مین | فرما گئے ہین شاہ رسالت طرح طرح

ہم کس طرح سے مسائل منقول کرسکتے | فقہا اگر نہ کرتے فقاہت طرح طرح

کیونکر نہ باغ خلد مین پہنچے ابی حنیفہ | کیو خدا مین کی ہے شجاعت طرح طرح

مسلم کو کفر کی راہ سے یارب بچائیو | کرتا ہے نفس اس کا شرارت طرح طرح

یا الٰہی ہو ادا تیری ثنا کس طرح

خشک تقدیر پہ جو بے نوا قانع ہوا
اُس کو خوش آئینگے حلوائے گدائی کسطرح

منہ سے تو شرک بھی کہتا ہی خدا کو لا شریک
شرک کی علت پھر اُسکے دل مین آئی کسطرح

شرک اور ایمان کو یکجا نہ کر ای بیوقوف
آگ اور پانی مین ہوگی آشنائی کسطرح

جیتے جی تو تھے ولی محتاج رب کا ای غوی
آگئی اب قدرت حاجت روائی کسطرح

مرتضیٰ مشکل کو اپنی دور کر سکتے نہ تھے
اب کرین گے غیر کی مشکل کشائی کسطرح

جب پکارا کو بس کی سنتے نہ تھے پیران پیر
مقبروں سے اب لگے سننے دوہائی کسطرح

بندگی رب کی اگر ہم سے نہوویگی ادا
پائینگے نار جہنم سے رہائی کسطرح

جب تلک ای مسلم نہوگا رب کا تو فرمان پذیر
پائیگا فردوس کی فرمان روائی کسطرح

ردیف خاء

نبی سے ہی جو بے ایمان گستاخ
خدا کا بھی اُسے پہچان گستاخ

جناب پاک مین نکلا ہے اول
لعین روسیہ شیطان گستاخ

بتوحید الٰہی باندھتا ہے
دوئی اور شرک کا بہتان گستاخ

جو حکم احمدی سے منھ کو موڑے
اُسے تو سب سے بڑھکر جان گستاخ

گئے مرڈوب کر دریا مین جس دم
ہوے فرعون اور ہامان گستاخ

کہا نمرود نے جب مین خدا ہون
ہوا فی النار باسامان گستاخ

محمد مصطفےٰ کی شان مین تھے
ابوجہل و ابوسفیان گستاخ

ردیف دال

صبر کر دنیا کے ٹوٹے جھونپڑے میں ای فقیر
ہو برا بندہ جو تنگی کرین سے مولی کو یاد
ورد استغفار کا لازم پکڑ لے گا اگر
وادی محشر میں ساری اُمتوں سے ہوئنگی
چھوڑ غیروں کا قیاس و رائے اہل حدیث
قلعہ کفار کو توڑینگے مہدی زمان
لشکر کفار کو دم میں کرین گے انتشار
مسلم مسکین کا دروازہ تنگی رزق

ہے اگر منظور لینا آخرت مین گھر فراخ
بھول جاوے دیکھکر اولاد و مال و زر فراخ
پائیگا فوراً تسکین کو مضطر فراخ
اُمت ساقی جام چشمۂ کوثر فراخ
علم انبیا دیکے ہین تجھکو پیغمبر فراخ
جیسے حیدر نے کیا دروازۂ خیبر فراخ
پائینگے میدان جس دم غازی صفدر فراخ
ہو برائے مصطفےٰ اے رزاق اکبر فراخ

دیگر

ہے گر چہ نصیحت کی گفتار تلخ
نہیں دیکھتا ہے تو بیمار کو
جو طالب ہوا باغ فردوس کا
کلام خدا مومنوں کے لیے
چکھی جسنے شیرینی توحید کی
ئے شرک میں یان تو سرشار ہی
گو سنت کے منکر بہت لوگ ہین

مگر تو نہ جان اسکو ای یار تلخ
کھلاتے ہین داروی بسیار تلخ
لگی اُس کو دنیا کی گلزار تلخ
ہو شیرین مگر ہے کفار تلخ
لگے ہو اُسے شرک کا کار تلخ
ہو توحید کا اُس کو اقرار تلخ
مگر ہے مجھے اُس کا انکار تلخ

حق تو ہے یون ہین کہ گھر مین جو کچھ ہو کار و بار
اُس حرامی مال سے مقبول ہو کیونکر زکوٰۃ

سانپ ہو کر طوق سا لپٹیگا آقا کے گلے
گنج وہ جس سے یہان نکلے نہین باہر زکوٰۃ

شکلہائے سیم و زر دنیا کے ہین مار سیاہ
انکے چھونیکے لیے ہی یارہی منتر زکوٰۃ

یون تو محتاجون کو دیتے ہین بلا ریب و حساب
کیا ادا ہوتی ہے اس خیرات کے اندر زکوٰۃ

حصۂ چہلم زر و نقرہ سے اپنے ہر برس
مستحقون کو دیا کر اے کریم پرور زکوٰۃ

گو کہ ہر مسکین کو یہ مال دینا ہے روا
لیکن افضل ہے کہ پاوین غازی صفدر زکوٰۃ

اور سب ورد و وظیفے ہین فقط سنت لیے
اغنیا کے حق مین ہے ہر ورد سے بہتر زکوٰۃ

اے تونگر بعد توحید و نماز فرض کے
تجھ سے پوچھی جائیگی در عرصۂ محشر زکوٰۃ

ہے یہان غافل اگر اس فرض کا تو خیر سے
ورنہ دکھلائیگی تجھکو ہاویہ کا گھر زکوٰۃ

زیور و نقدی سے اپنے بیبیان یون ہین جدا
مال سے اپنے الگ بتلا رہے شوہر زکوٰۃ

ہے بظاہر آج تو نقصان لیکن اے میان
کل متاع تجھکو دکھلائیگی افزون تر زکوٰۃ

دیکھکر جاتی ہے بلبلین سی یون اہل نشور
واہ یہ کیسی ہے اپنی ذات مین جوہر زکوٰۃ

گور مین اہل کرم کی دل لگی کے واسطے
آئیگی بنکر بشکل حور خوش منظر زکوٰۃ

صاحبان سیم و زر کو عالم تقدیر مین
واسطے سنگار کے حق نے دیا زیور زکوٰۃ

نام کر دیتی ہے مشہور اپنے صاحب کا یہان
کو بکو شہر و بشہر و کوہ و بحر و بر زکوٰۃ

اس غزل کو سنکے اے مسلم جو ہونگے دیندار
دینگے خوش ہو کر کے اپنے مال سے لیکر زکوٰۃ

غمی ہو یا ہو شادی یا ہو ختنہ یا عقیقہ ہو — پھر اُس رسم بد سے ہے جو از روی خبر بدعت
خدایا بھیج اب جلدی کسی ہادی جابر کو — بہت ہی چھا گئی شہر و بشہر و گھر بگھر بدعت
انھیں فتار سنت کسطرح خوش آئے اے مسلم — دلون مین گھر گئی ہے جن پلیدون کے اثر بدعت

دیگر

کامل بیان ہے جسکی توحید اور سنت — بالی ہے اُس جوان نے دونون جہان کی دولت
بدبات سو حد ونکی مشرک کی نیکیون سے — بہتر ہین در حضور پروردگار نعمت
مت کر شکایت اے دل دنیا کی رنجشون مین — حق سے اگر ہے لینا باغ خیال کی راحت
دنیا کے دون کے زر پرسے لگ تھوکتے ہین — بخشا ہے جنکو حق نے گنجینہ قناعت
مت جان خاکسارونکو احقر تو اے تو نگر — ہے خاک پا سے اُنکی اکسیر کو خجالت
ہے وہ فقیر کامل جسمین ہو چار خوبی — فاقہ کشی قناعت یاد خدا ریاضت
بیشک یہ بحر دنیا ہے معدن جواہر — لیکن ہے غوطہ زن کی جانپر ہزار آفت
ملک بقا سے آیا جو کشور فنا مین — کچھ روز رہکے بجھو کا ناگاہ کوس رحلت
چلنے لگا جو یانسے مانا نہین کسی کو — ناچار جاکے آخر کی گور مین سکونت
اک روز گور مین ہے دربیش سبکو آنا — تنگی و مار کژدم تنہائی اور ظلمت
اس چار دنکے گھر مین فخر و غرور کرنا — سمجھو اگر عزیزو تو ہے بڑی حماقت
نام اس فنا سرا کا عبرت سرا ہے یارو — سر سے نکالو اپنے فخر و غرور و نخوت

پردۂ ضد و تعصب کو اٹھا دو دل سے | ہو اگر منتظرِ جلوۂ جانانِ حدیث
قول نبوی کے خلاف آوے جہان قول امام | بے ادب ہو نہ وہان درپئے بطلانِ حدیث
ہوگا عالم نہ کبھی گو کہ ہو کیسا ہی فقیہ | تا ہو قبضہ نہو عالمِ تبیانِ حدیث
اتنی شیخی نکرو پڑھ کے ہدایہ صاحب | ابھی جا کر کے کہین کیجیے گردانِ حدیث
عل کے اندھون کو مرے پاس تو لاؤ یارو | ڈالون آنکھ مین بھی ذرا پرتو لمعانِ حدیث
گھیر لیتی شب بدعت کی اندھیری ہم کو | ہو نہ طالع نہ اگر نیر تابانِ حدیث
کیا دکھاتا ہے عدو تیری فقاہت آکر | کیا مرے پاس نہین خنجر برّانِ حدیث
کہتے ہین مذہب شخصی کو جو احمق واجب | لائین سمجھے ہین تو اس پر کوئی برہانِ حدیث
پلاوے سرسبز وہی مزرعِ ایمان اپنا | جسکو سیراب کرے قطرۂ بارانِ حدیث
حب نبوی کا نہو ذوق میسر اس کو | جس نگون کے دلکو نہین میلانِ حدیث
قرب نبوی کی تمنا ہے اگر اے مسلم | تا دمِ مرگ نہ دے ہاتھ سے دامانِ حدیث

دیگر

نقش ہے جس بہرہ ور کے صفحۂ دل پر حدیث | ہوا دا اسکی زبانِ شوق سے فرفر حدیث
ہے سپہر دین کا روشن فرا اختر حدیث | گلشن اسلام کے اندر گل احمر حدیث
جبکہ سب خوبین پیمبر کی خدا کو ہین پسند | کیون نہو مقبول نزد خالقِ اکبر حدیث
راہ و رسم پرضلالت سے بچانے کے لیے | خضر ایسی دیگئے دنیا مین پیغمبر حدیث

نکالا ہی بنیوا دل سے ہوس دنیا کی دولت کی	گیا قارون تہ دوزخ میں زر و دینار کے باعث
دلا تسلیم حق سے تنگ دل مین لو کر لو طالب	رہے محروم دین مصطفےٰ سے عار کے باعث
حیا رہ فاسقون سے دیکھ بیٹا نوح کا کنعان	بگاڑا ہے غضب مین صحبت فجار کے باعث
کسی فرمان سنت سے نہ کر انکار اے پیارے	وگرنہ ہوگا تو کافر اسی انکار کے باعث
پڑھے جو منہ سے کلمہ گو کہ فاسق بے نمازی ہو	اُسے مسلم کہیں گے ہم اسی اقرار کے باعث
جدا اُن سے جماعت کا ہو فاسق سو خوار افسوس	نہیں وہ ان دین کو ور دل بے شرار کے باعث
نہ کہنا اشیہ زن کا اگرچہ تو سپیکر ہو	کہ جو گا ہد آگیا بلعم زن مکار کے باعث
رضا سے ایزدی کو چھوڑنا تقصیر اعظم ہے	لحاظ آ و فرزند و خویش یار کے باعث
تمنا ہی کہ گمراہون کو جبر آراہ پر لاؤں	مگر مجبور ہون مین شوکت کفار کے باعث
گرفتاران عشق ماہ رویان صاف منکر ہیں	پرستاری ابرو و لب رخسار کے باعث
زہے قسمت کہ رکھا ہے ہمارا نام وہابی	سمجھو نئے پیروی احمد مختار کے باعث
خدا کی بندگی کر کے منافق دوزخی ہوگا	خیانت عہد شکنی مردغا گفتار کے باعث
الٰہی بندہ مسلم پڑا آکے تیرے در پہ	نہ کیجو در بدر اسکو تری تکرار کے باعث

ردیف جیم

اے برادر دلو ہر یک کام کا انجام آج	کچھ تو سامان آخرت کا کرے کار و بار آج
دیکھ جب کل کے سفر کا قصد ہوتا ہے لوگ	توشہ منزل کا سامان کرتے ہیں تیار آج

آرام کس طرح سے ہو مومن کو یہاں نصیب | ہی جبکہ اسکے واسطے دنیا سرائے رنج
جس بندۂ خدا نے بلا مین کیا ہی صبر | وہ جاکے گور و حشر مین ہرگز نہ کھائے رنج
دعوے اگر ہی صبر و توکل کا ای فقیر | مت کر کسی کے سامنے جاکر گلائے رنج
دنیا کی حرص و طمع کو ای دیندار چھوڑ | کیون ڈالتا ہی خانۂ دل مین بنائے رنج
ہوتے مرض مین رنج و مصیبت سے ہم ہلاک | ہوتا اگر نہ صبر و توکل دوائے رنج
دل سے دعا کو حضرت یونس کی پڑھ سدا | پاتا اگر ہی مخلصی اے مبتلائے رنج
وہ کام پا نکی راحت ہستی مین کر میاں | جس مین کہ بعد مرگ کے تجھپہ نہ آئے رنج
جھیلے کا رنج جو کوئی مولی کی راہ مین | وہ لیگا عیش خلد کو دیکر بہائے رنج
وہ دولت ادب سے نہوئیگا بہرہ یاب | پیر و پدر کے پند سے دل پر جو لائے رنج
ایسی بلا سے رنج ہی جھیلی کہ اندنون | آتی ہی ہر عزیز کے منہ سے صدائے رنج
ای بیخبر شراب و بیاج و زنا کو چھوڑ | مت جان اسکو عیش جو آخر کو لائے رنج
یارب ہی تجھ سے بندۂ مسلم کی یہ دعا | کر دل سے اسکے دور ہو ہر دم بلای رنج

دیگر

ہی زردار پر فرض اے یار حج | کرے زندگی مین وہ اک بار حج
نکل گھر سے مکے کو چل اے غنی | ترے واسطے کیا ہے دشوار حج
یہودی و نصرانی ہو کر مرے | کرے ترک جو ہو کے زردار حج

ردیف دال

درگاہ حق مین کیون ہوا اسکی دعا قبول

صبر کر دنیا کے ٹوٹے جھونپڑے مین ای فقیر
ہے اگر منظور لینا آخرت مین گھر فراخ

ہو برا بندہ جو تنگی کر مین ہے مولی کو یاد
بھول جاوے دیکھکر اولاد و مال و زر فراخ

درد استغفار کا لازم پکڑ لے گا اگر
پائیگا فورا تو تسکین کو مضطر فراخ

وادی محشر مین ساری امتون سے ہو نگی
امت ساقی جام چشمہ کوثر فراخ

چھوڑ غیرون کا قیاس و رائے اہل حدیث
علم اپنا دیکئے ہین تجھکو پیغمبر فراخ

قلعہ کفار کو توڑینگے مہدی زمان
جیسے حیدر نے کیا دروازہ خیبر فراخ

لشکر کفار کو دم مین کرین گے انتشار
پائینگے میدان جنگ غازی غضنفر فراخ

مسلم مسکین دروازہ تنگی رزق
ہو برائے مصطفی اے رازق اکبر فراخ

دیگر

ہے اگرچہ نصیحت کی گفتار تلخ
مگر تو نہ جان اسکو ای یار تلخ

نہین دیکھتا ہے تو بیمار کو
کھلاتے ہین دارو کو بیمار تلخ

جو طالب ہوا باغ فردوس کا
لگی اس کو دنیا کی گلزار تلخ

کلام خدا مومنون کے لیے
ہے شیرین مگر بہر کفار تلخ

چکھی جسنے شیرینی توحید کی
لگے ہے اسے شرک کا کار تلخ

مشرک ہین یان تو سرشار ہے
ہے توحید کا اس کو اقرار تلخ

گو سنت کے منکر بہت لوگ ہین
مگر ہے مجھے اس کا انکار تلخ

جو خوش نہیں اطاعت پروردگار سے — اسکو کریگی آتش دار البوار خوش
ست بھول یاں کے عشرت فانی مین بوالہوس — اُس سے کہین ہی خلد کی عیش و بہار خوش
جسکو نہیں یقین عذاب و ثواب پر — آئی ہی شاید اسکو جہنم کی نار خوش
جانکندنی و گور و حساب و کتاب مین — ہی نیک کار مرد سے پروردگار خوش
جس رسم و راہ مین ہو پیمبر کی ناخوشی — اُس رسم و راہ سی نہوا ی دیندار خوش
جس پیشہ و ہنر کے ثمرے مین حلال و پاک — ہی متقی کے حق مین وہی کاروبار خوش
کیونکر نہ غازیونکا ہو درجہ بڑا عظیم — ہی رب کو اُنکے جنگ کے گرد و غبار خوش
ہین جتنے پڑھنے والے نوافل کے زاہدا — نزد خدا ہی سب سے تہجد گزار خوش
جس مولوی کو علم پر اپنے نہیں عمل — اُس مولوی سے بیش خدا ہی حمار خوش
اے سر کو جھکاؤ نہیں سر کو پیش غیر — ہی ہمکو بندگی در کردگار خوش
مسلم تو کردہ کام کہ جسمین خدا ہو خوش — گو ہون نہ اسمین ہمدم و خویش و تبار خوش

دیگر

جکھنا دلا ہی میوہ باغ جنان ہمیش — تو رہ خدا کی یاد مین رطب اللسان ہمیش
ہرگز نہ تو اوہان کا زیادہ بکار ہے — دار فنا سے چلکے ہی رہنا جہان ہمیش
کوشش مین کار خیر کی یان سے جو چل بسا — رہتا ہی اسکا خاتمہ نیکی کے دان ہمیش
مردہ نہیں جو راہ خدا مین ہوا شہید — زندہ ہی بلکہ نزد خدا سے جہان ہمیش

ای موحد تو نری توحید کو کافی نجان — قالب توحید کی ہی جان سنت کی روش
ای اخی ہی عقل و علم و شرم و اخلاق و ادب — بخشش و عجز و مروت آدمیت کی روش
ہی برا وہ مولوی جو خود عمل کرتا نہین — گو کہ لوگون کو بتاتا ہی ہدایت کی روش
ہی اگر بندہ تو راہ سرکشی سے باز آ — کیونکہ ہی بہتر ترے حق مین اطاعت کی روش
آدمیت چاہیے تو علم سیکھ ای ہوشمند — ورنہ حیوانی سکھائیگی جہالت کی روش
ایک ہوکر دل پیش الہی سر جھکا — حق تعالی کو نہین بھاتی ہی شرکت کی روش
شیخ جی نے فاسقی مین چھوڑ دی شیخی کی راہ — متقی مذاق نے پکڑی ہی شرافت کی روش
جبکہ ذو نور البصر قارونکا ہی ای بخیل — کیون نہ پھر تجھکو پسند آوے بخالت کی روش
زاہد ممسک سے وہ فاسق بدرجہا ہی تیز — پلے ہمت کو ہوئی جسکے سخاوت کی روش
بندہ مسلم کو چاہ حرص سے دیکر نجات — یا الہی کر عطا راہ قناعت کی روش

ردیف صاد

آخرت کے رنج سے ہوگا وہی انسان خلاص — ہو وہی جسکے بدن سے جان با ایمان خلاص
گلشن بخشش کی گل چینی اسیکو ہو نصیب — جسکا تھا نفس و شیطان سے ہوا دامان خلاص
منزل مقصود پر جلدی پہونچنا ہی اگر — دوش پر بار عصیان سے کر ای نادان خلاص
چھوڑ استغفار مت ای مبتلاے معصیت — کیونکہ پاویگا اسی سے قیدی عصیان خلاص
دولت دنیا نہ چاہ ای دل کہ در وقت حساب — پائیگا جلدی فقیر بے سر و سامان خلاص

کرلیا جسنے مگر گنج قناعت اختیار
اُسکے اُلجھانے کو سو سو دام پھیلاتی ہے حرص

دیدۂ تقویٰ سے نابینا بنا کر ای حریص
معصیت کی راہ مین آخر کو لیجاتی ہے حرص

کیون نہین کرتا توکل اختیار ای بوالہوس
کیا تجھے تقدیر سے کچھ بڑھکے دلواتی ہے حرص

لیکن ای بھائی تو کار خیر مین ہو حریص
کیونکہ اُسکا درجۂ اعلیٰ مین پہنچاتی ہے حرص

گھر کا نان خشک ای مسلم نہین آتا پسند
جب تلک دل سے نہین بالکل نکل جاتی ہے حرص

ردیف ضاد

جائیگا فردوس مین بندا طاعت کی عوض
ہاویہ کی مار کھائیگا شرارت کی عوض

بندگیان مالی و بدنی و قلبی العزیز
ہین خدا کے بخشش و جود و عنایت کے عوض

شکر انعام الٰہی چاہیے کرنا ادا
ورنہ مارا جائیگا کفران نعمت کی عوض

باغ مین دنیا کے ہوگا کون ایسا بے نصیب
جو گل سنت کو نیچے خار بدعت کی عوض

تشنگی مین حشر کے دن ساقی کوثر کا جام
اہل سنت پائینگے جزای سنت کی عوض

کھو کر دل کو اڑاؤ کا فرد عیش و طرب
تمکو عشرت ہے یہان عقبی کی راحت کے عوض

دولت صبر و توکل گر خدا بخشے مجھے
گنج قارون کو نہ لون اُس قناعت کے عوض

رتبۂ عالی خدا ے پاک سے ہوگا نصیب
صاحبان نقرہ و زر کو سخاوت کے عوض

عیش جنت کا عطا فرمائیگا پروردگار
مومن و مسکین کو افلاس و مصیبت کے عوض

جان نثاران رضا حق یہان ہو کر شہید
چاہتے ہین پھر شہادت سیر جنت کے عوض

اے اخی عشق جمال مہ رخان سے کر حذر	ہے تجھے گر جلوۂ دیدار رحمان سے غرض
ہے توقع یہ کہ پائیگا ہدایت وہ ضرور	ہوئیگی جسکو کہ مضمون دیوان سے غرض
ہند مسلم کو کہنے سے ہندو کو اے عزیز	کسلیے کہ ہے اسے تنبیہ نادان سے غرض

ردیف طا

جس دو بے شعور کی ہوگی زبان غلط	سمجھیں گے اُسکے سچ کو بھی خرد و کلان غلط
کیونکہ منکا فرون سے ہون بدتر منافقین	ظاہر صحیح رکھتے ہین لیکن نہان غلط
ملک بقا مین نامور ایدل کر آپ کو	اس ہستی فنا کا ہے نام و نشان غلط
کرتا ہے جبکہ یاد الٰہی مین کاہلی	دعوے جوانی کا ہے ترا اے جوان غلط
جو مذہب و طریق ہو سنت کے برخلاف	اس مسلک روش کو سمجھ اے میان غلط
سمجھے گا جا کے گور مین منکر نکیر سے	پرستش گور کے جو سمجھتا ہے یان غلط
جب بادشاہ دین کا آویگا دار ہیچ	تب سنت رسول کو کہنا وہان غلط
جاتا ہے جو خوشی مین خدا جانکو بھول	پائیگا نہ رنج کی آہ و فغان غلط
ہرگز نہ کیجیے غیر کے حق مین گمان بد	شاید ہوا ہو عزیز پر اپنا گمان غلط
انکار مجھکو کیون نہ بتون سے ہو شرکو	میری نظر مین ہین یہ کہارستان غلط
کیون رنج ہے عزیز ہمارے کلام سے	تبلاؤ تو کہ ہمنے کہا ہے کہان غلط
چلتا ہے جو شریف کمینون کی راہ پر	ہے اسطرح کا سید و شیخ و پٹھان غلط

ردیف ظاء

رکھتا ہی بیان جو سب سے برای خدا الحافظ
اُسکا خدا اگر یگا بروز جزا لحافظ

جس آدمی کو حق نے کیا ہی عطا لحافظ
رکھتا ہی وہ سعید پڑے ڈنکا بڑا الحافظ

اہل تمیز کہتے ہین اُس آدمی کو خر
جسمین نہو مروت و شرم و حیا لحافظ

درمش ہو رضاے خداے بریں جہان
ہرگز وہان نہین ہی کسی کا روا لحافظ

ہی منکر رسول جو سنت کے سامنے
بدعت کی رسم و راہ کا کرنے لگا لحافظ

پرہیز معصیت سے اُسی کو نصیب ہو
تقوی کا جسکے دل مین ہوا نیسد لحافظ

لعنت ہی کروگار کی اُس اہل علم پر
اظہار حق مین خلق سے جسنے کیا لحافظ

ہون والدین اگرچہ ترے گمراہ ای پسر
کرنا ہدایت اُنکو بہ تعظیم دبا لحافظ

لے یارو میرے عیب کو مجھپر عیان کرو
واللہ تم نہ کیجیو اسمین ضرا لحافظ

تسلیم حق مین غیر کا مت کر لحاظ یار
ہوئیگا ورنہ کفر کا باعث ترا لحافظ

لڑکا بھی نیک راہ بتاوے اگر تجھے
مان اُسکو ہرگز تکرا سنپے ذرا لحافظ

کرنا اگر ہی منزل ملک عدم کو طے
سامان زاد راہ کا رکھنا و لا لحافظ

تو بھی لحاظ سب کا رای مسلم اب ضرور
رکھتا ہی تیرے ساتھ امیر و گدا لحافظ

دیگر

کہیگا جو مصیبت مین کہ ہی میرا خدا حافظ
وہین ہن بندہ ناچار کا ہو گا خدا حافظ

ردیف عین

دوزخی ہی گرچہ کیسا ہی موحد ہی یہان
جب تلک ہوگا نہین دین پیمبر کا مطیع

مولوی بے عمل کی پیروی بہتر نہین
بلکہ خر ہی جو ہوا اُس عالم خر کا مطیع

کس طرح تو پاک ہو حرص و ہوا سے ای مرید
جبکہ تیرا پیر ہی ہو نقرہ و زر کا مطیع

آئیگی کیونکر اطاعت غیر کی اُسکو پسند
ہوگیا جو شخص دل سے حکم داور کا مطیع

قسمتی ٹکڑون پر اپنے کر قناعت اے فقیر
مثل سگ تو کیون بنا پھرتا ہی در در کا مطیع

پیش اہل ایمان فان سی یارو نکما
آجکل کا آشنا ہی لقمۂ تر کا مطیع

بیگمان ہی وہ سیہ دل نجتن سے بھی بغی
جو نہین فاروق اور صدیق اکبر کا مطیع

چھوڑکر نفسانیت کی سرکشی ای دیندار
ہو خدا کیواسطے خویش و برادر کا مطیع

کسطرح سیدھا ہو وہ مغرور و عناد دیند سے
جو عدو دین ہے شمشیر و خنجر کا مطیع

حور و غلمان سے اگر خدمت کرانا ہی دلا
ہو بدل حکم شفیع روز محشر کا مطیع

گو کہ اکثر لوگ ہین غیر و نکے جھٹکے غلام
بندۂ مسلم ہو یارب تیرے ہی در کا مطیع

دیگر

فرض ہی ہمپر محمد مصطفا کی اتباع
سید کونین ختم الانبیا کی اتباع

جنکی دل سے اور خیر الورا کی اتباع
بیشک اُسنے کی جناب کبریا کی اتباع

ہی ہمارے واسطے شمع صراط و نور گور
حضرت شمس الضحی بدر الدجا کی اتباع

بدعتی خفاش خو ہی اُس سے کیونکر ہوسکے
آفتاب سنت نور الہدا کی اتباع

شفاعت صالحونکی اذن حق پر جبکہ ہی موقوف
تو بس ٹھہرا وہی سبکا جناب کبریا شافع

مصیبت مین نکو امداد کی امید غیرون سے
بجز اللہ کے ہی کون تیرے درد کا دافع

اسی کو نیک کاری کیطرف دنیا مین ہو خواہش
ہوئی جس مرد کی روز ازل مین روح خوش طالع

غنی پر حرص تو ناچار ہے مسکین سے افزون
مگر ہان دار دنیا دہ غنی ہی بندۂ قانع

نظر کرنا اُسی کو ہی روا رخسار خوبان پر
جو عاشق مست دیوانہ ہو دل سے جناب صانع

نہ سُننے نیک کا مو نہین کسی خویش و برادر کی
نہین وہ آشنا اپنا ہوا جو خیر کا مانع

ہوا جس نیک طالع کا رضائے ایزدی مطلوب
نہین وہ جنت و غلمان و حور عین کا طامع

اگر ہی آپکو اے یار کرنا تابع سنت
تو اوّل ہو حدیث سید ابرار کا تابع

تو کیون آلایش عصیان سے ہے دلتنگ اے مسلم
نہین کیا قاضی محشر کا دریائے کرم واسع

ردیف غین

اے صبا باد خزان نے خشک کر ڈالا دماغ
جلد کر باد بہاری سے تر و تازہ دماغ

عنبر توحید سے ہی جب سے پُر اپنا دماغ
شرک کی بدبو کو یکدم سہہ نہین سکتا دماغ

نور ایمانی لگا جب بندۂ خاکی کے ہاتھ
کیون نہ پہونچے آسمان ناز پر اُسکا دماغ

آتش نخوت کو سر سے سرد کر اے بوالہوس
ورنہ دوزخ مین بشکل دیگ کھولیگا دماغ

جب سمٰا لے سرکشی نمرود کے سر مین گھسی
ایک ہی مچھر نے اُسکا کھا لیا سارا دماغ

جب سمٰا اغون خودی سے گرم سر فرعون کا
کر دیا یکدم مین آب نیل نے ٹھنڈا دماغ

ردیف فا

محشر میں مالدار سے لینگے گرا حساب
ہرگز تو انگری کا نکرے گدا دروغ

نیکی عوض بدی کے ملیگی اُسے ضرر
تقصیر پر کرے جو بآہ و بکا دروغ

افسوس غم خسارت دنیٰ میں چاہیے
نقصان دنیوی میں نہیں ہے روا دروغ

لیکر کے گنج و مال جواد و کریم سے
جود و کرم سے نہ تو اسے پرسخا دروغ

اے دیندار راہ میں پروردگار کی
کھو جان و مال اور دا پنا بلا دروغ

پیروں کی تربیت نے نہ بخشی ابھی تمیز
مسلم کو اس نصیب پہ اپنے رہا دروغ

دیگر

اے دل کبھی نہ بولیو بہر خدا دروغ
دیگی وگرنہ جاہ کو تیرے گرا دروغ

اول تو اہل کذب کی ہوگی زبان پلید
بعد اُسکے شمع دلکو بھی دیگی بجھا دروغ

جھوٹوں نہیں اس لعین کو سمجھ سب سے بدترین
کتنا ہی بے ادب جو بنام خدا دروغ

کرنا شریک پیر و ولی کو خدا کے ساتھ
اُسکے برابر اور نہیں ہی بڑا دروغ

کیونکر ہوا سے منافق بد خو تری نجات
کرتا ہی جھوٹ سچ کو تو سچ کو سدا دروغ

اے مخلصو نہ تم بھی منافق پلید سے
لو سیکھ عہد شکنی خیانت ریا دروغ

سچے کو راہ کذب سے کیونکر نہو گریز
ہی خاصکر طریقۂ اہل دغا دروغ

سچ پر بھی ایسے شخص کے کیونکر ہو اعتماد
ہی جسکے ہر کلام کے اندر بھرا دروغ

جسنے رفیق سچ کو نہ اپنا بنا لیا
ہوئیگی اُس غوی سے بمشکل جدا دروغ

جبکہ اپنا نفس کرواتا ہی ہمسے فعل بد
ہی عبث الزام بہکانیکا شیطان کیطرف

سب سے بدتر ہی جو اگر گلشن اسلام مین
چل کھڑا ہوتا ہی خارستان طغیان کیطرف

سرکش و گمراہ سارے ہونگے سیدھے اسگھڑی
ہوگا جب کا لا نشان ظاہر خراسان کیطرف

ہی اگر منظور ای مسلم تجھے اپنی نجات
سر جھکا رکھ بارگاہ لطف رحمان کیطرف

دیگر

خلق مین رکھتے ہین جیسے احمد مختار شرف
دیسی ہی رکھتی ہی انکی گوہر گفتار شرف

امت نبوی مین رکھتے ہین ہمین احمد ہی
بوبکرؓ فاروقؓ عثمانؓ حیدرؓ کرار شرف

آدمی زادو نہین جو نکلا بڑا پرہیزگار
ہی اسی کو روبروے حضرت جبار شرف

دور کر دل سے ریا و کبر کو ای نیک کار
ورنہ لیجائینگے تجھسے عاصیان زار شرف

ہی ہزارون بدعتی حاجی نمازی پرہین
ایک سنی کو ہمین سید ابرار شرف

ہمتو گھر مین رہگئے بیٹھے ہوے افسوس آہ
لیگئے بھائی ہمارے قاتل کفار شرف

انہدام باطل و اجراے حق مین ہر زمان
لیگئی ہی وعظ پر بھی ہیبت تلوار شرف

تا توقعیکہ بخوبی غسل صحت ہو حصول
ہی عوض درد و مصیبت کیے بیمار شرف

مرد صالح کو بزرگی ہی خدا کی یاد سے
بندۂ عاصی کو حاصل ہی باستغفار شرف

مال سے بھی ہی سخی کو شرف لیکن العزیز
مرد ممسک کو نہین با درہم و دینار شرف

جب تلک باطن نہوگا صاف ای مرد فقیر
کسطرح بخشینگے تجھکو جبہ و دستار شرف

نہ پہونچے گا منزل پر اپنے کبھی	نہیں دین میں جسکے رفتار صاف
ریا عہد شکنی خیانت دروغ	نفاقِ دلی کے ہیں آثار صاف
اے مسلم ہے قتل باغیٔ دین	شب و روز رکھ اپنی تلوار صاف

ردیف قاف

اے یار اُسی خدا کو سمجھ تو بڑا رفیق	ہوتا ہے بیکسی میں جو اکثر ترا رفیق
منزل میں گور حشر کے خطرہ نہیں اُسے	جسکا ہو وقت کوچ کے تقوی ہو رفیق
رو کے رفیق بنکے جو نیکی کی راہ سے	رہ دور اُس سے کیونکہ وہ نکلا برا رفیق
نفع و ضرر میں اُسکو نہ آئیگی امتیاز	عقل و خرد کو جسنے نہ ٹھہرایا رفیق
جانا اگر ہے منزل مقصد پہ اے میاں	اس نفس راہزن کو نہ ہرگز بنا رفیق
چلتا ہوں جب سے سنت نبوی کی راہ پر	جھنجھلا کے مجھسے ہو گئے اکثر جدا رفیق
ہے بخت در اگر تو بفضل خدا دلا	بھائی کی بیکسی میں ہو بہر خدا رفیق
ایسے رفیق خر کی رفاقت نہیں پسند	جو پیچھے دشمنی کرے آگے بنا رفیق
اے پیر تو بھی چل کہ جوانی چلی گئی	کیا لطف اُسکے جینے میں جسکا مرا رفیق
کر ترک اے فقیر رفاقت امیر کی	زیبا ہے یہ کہ ہوئے گدا کا گدا رفیق
کنعان کیوں نہ ساتھ بدنکے غرق ہو	اُسنے شعور خر کے تھے جب اشقیا رفیق
بندونکے قول و فعل کے ہونگے وہاں گواہ	گو ہیں یہاں زبان لب و دست و پا رفیق

مہر کتواب بھی نہو سیدھے تو اپنا لکھا اوسر … اگر دیا تمیز نمایاں مین نے سو سو بارق
کرو اپنی آرزو مین رب کی اے مسلم سپرد … کیونکہ ہی ہر سود اور نقصان کا مختار حق

دیگر

دلا حق مین ترے ہی خوب ہونا ذاکر خلاق … اگر تو جلوۂ انوار ربانی کا ہی مشتاق
غم روزی مین اپنی جانکو کھوتا ہی لاحاصل … ہمارے رزق کا ہی جبکہ ضامن حضرت رزاق
دل مومن مین ہر معصیت کیونکر کرے تاثیر … کہ بخشا ہی اسے اللہ نے توحید کا تریاق
کیا جب عرض یاران نے کہ مین کمزور ہو یارب … تو اُسکے زور دینے کے لیے پیدا ہوے اخلاق
جزا کے روز وہ انسان کیا دیکھا ئیگا افسوس … جو بھولا آنکر دنیا مین قول عالم میثاق
نہین وہ مولوی جبتک قرآن و خبر سمجھے … اگرچہ اور علمون مین بڑا ہو شہرۂ آفاق
پسند آتی ہی وہ نیکی زیادہ رب کو ای عابد … کہ جسمین نفس پر تیرے گزرتا ہی وہ بار شاق
کلید مخزن انوار قلبی اُسکے ہاتھ آئے … ادا کرتا ہی جو شبکو تہجد صبح کو اشراق
چلا راہ عمل مین جو بلا تیغ تواضع کے … تو اُسکا مال تقوی لوٹ لیگا کبر کا قزاق
ریا و کذب و دشنام و خیانت عہد شکنی سے … خدا مومن کو ہی لازم کہ ہو بیزار با انفاق
عزیزو خیریت اسوقت ہی گوشہ نشینی مین … کہ ہر سو ہو رہا ہی گرم دور مجلس فساق
گرینگے سر جھکاتے وقت جب ہو کر منافق سب … بلائے جائینگے جس روز سجدے کو بسوے ساق
نہین لگتا ہی دل اپنا کہین دنیا مین ای اسلم … ہوئے مسکن گزین خلد جب سے مولوی اسحاق

دوہا

مقام عکس حبیب ایزدی آئینہ دل ہے	رخ اغیار کا اُسمین تصور باندھنا ہے شرک
کسی شرک خفی کے بھی نہ جا ہو یک ای مسلم	کہ تیرے زہرۂ ایمان کی حقمین سنکھیا ہے شرک

دیگر

ای میان تجھ مین نہ آئی پارسائی آجتک	عمر اپنی فسق مین تونے گنوائی آجتک
روز و شب ہوتا رہا فرمان باعلان نہ تمار	حکم حق پر کی نہ تونے جان فدائی آجتک
بھائیو کہلاکے لوگو نہین پر ای دیندار	کھا رہے ہو کیلئے دیو ڈھاسوائی آجتک
کسطرح ہوگا روا تیرا توکل ای فقیر	جب نہ در در کی گئی تجھسے گدائی آجتک
منتر کو بتلاؤ تو جو آپ ہی محتاج ہے	کی ہے اُسنے غیر کی حاجت روائی آجتک
ہو گیا ہون نیک لوگون سے جدا جس روز سے	کر رہی ہے ہوش گم اُنکی جدائی آجتک
واسطے اجراے دین مصطفائی کے مجھے	منکرونکے ساتھ رہتی ہے لڑائی آجتک
جب سے جانا راہ سنت کا مجھے آیا پسند	پھر کبھی رفتار بدعت کی نہ بھائی آجتک
باغ دین مدت سے ہے حال خزان مین ای صبا	کچھ خبر تو نو بہاری کی نہ لائی آجتک
پیشوا گلے نہ جہکاتے اگر اسلام کو	دین مین رہتی نہین رونق فزائی آجتک
دیکھ تیرا سو برس سے کو بکوے پر خرد	پھر رہی ہے دین نبوی کی دہائی آجتک
جسکو خوش آتا نہین احکام قرآن و حدیث	اُسمین بو ایمان کی ہرگز نہ آئی آجتک
رونق دین کی تمنا مین ہوئین آنکھین سفید	آرزو مسلم کے دلکی بر نہ آئی آجتک

ردیف الام

غبار و کینہ و کبر و ریا و ڈاہ سے رکھنا | اگر آئینہ شفاف کو اپنے صفا اے دل
محبت مین اگر اللہ کی تو مارتا ہے دم | تو کرنا پیروی سنت خیر الورا اے دل
بچا وہ پل صراط و گور و محشر کے عذابون سے | جو کوئی راہ مین اللہ کی مارا گیا اے دل
اگر کچھ خیر و شر کی امتیاز آئی نہین تجکو | تو حیوان اور تجھ مین اب بتلا فرق کیا اے دل
رہا تو کیسے کیسے اولیاء اللہ کے شامل | پر انکے فیض کے پرتو سے بے بہرہ رہا اے دل
اب اپنے توشۂ منزل کو رکھ تیار ہر ساعت | کہ پیغام اجل کچھ روز سے آنے لگا اے دل
عوض چاہیگا اپنی نعمتون کا جب خدا تجھسے | تو ہمدم کیا جواب اس بات کا بتلائیگا اے دل
مصائب مین نہ رکھ تائید کی امید غیرون سے | بجز اللہ کے کوئی نہین مشکل کشا اے دل
تو نازان نیکیون پر نیک کردارون کو ہونے دے | تو عاصی ہے کر اپنے جرم پر آہ و بکا اے دل
وہانسے عنبر عصمت کو مہکاتا ہوا آیا | یہان سے لیچلا عصیان تعفن کا بھرا اے دل
خریدارونکو جب دیکھیگا تو بازار محشر مین | تہی دستی سے مل ہاتھ کو پچھتائیگا اے دل
بہت کی کاہلی تونے مگر اب بھی تو مسلم کو | خدا کی پیروی مین جست و چالاکی دکھا اے دل

دیگر

دلا جسکا عقیدہ ہے شریعت سے اگر باطل | تو جان اسکے صلوٰۃ و صوم کو بھی سر بسر باطل
عبث ہے نیت بد سے جزائے نیک کی امید | نہ لاوے ثمرہ حق جسکا ہے تخم شجر باطل
خدا کی قدرتون مین غور کر اے بندۂ غافل | نہین یہ گردش نجم و فلک شمس و قمر باطل

عطر اور پھولون سے رکھتے تھے معطر جو دماغ ... بستر گل کے سوا جنکو نہین آتی تھی کل

خوان پر جنکے چنے جاتے تھے اقسام طعام ... گلبدن جو تن مین رکھتے تھے لباس بے بدل

جسم نازک پر نہ تھا جنکے مگس کا بھی گذر ... ہر گھڑی سر پر جھلی جاتی تھی اُنکے مورچھل

جب اجل نے آکے نقارہ بجایا کوچ کا ... ساتھ اُنکے کچھ نہ دنیا سے گیا الا عمل

بے بس و تنہا پڑے ناچار جا کر گور مین ... چھوڑ کر موتی محل ہیرا محل شیشہ محل

گوشت اُنکا کھا لیا کیڑون مکوڑون نے تمام ... ہڈیان جتنی بدن کی تھین گئی مٹی مین گل

ہر اجل سر پر لیے تلوار ننگی ہر گھڑی ... ایکدن تجھپر بھی اُسکا ہاتھ بس جاویگا چل

ناگہان اس ہستی فانی سے کر کے انتقال ... جائیگا تو بھی وہین پیش جناب لم یزل

جب قیامت مین خدا پوچھیگا اے بندہ مرے ... باغ دُنیا سے مجھے دکھلا تو کیا لائی ہو پھل

بن نہ آویگا کسی سے بھی جواب اس بات کا ... ہر کسی کا ہوش مارے خوف کے جاوے بچل

ہر طرف میدان محشر مین اُٹھی شور و فغان ... حکم ہوا ای غافلو دُنیا تھا رونے کا محل

تم وہان رونے کے بدلے کھیلتے ہنستے رہے ... خواب غفلت مین رہے یان تک کے آپہونچی اجل

خواہش نفس و ہوا کی پیروی مین تیز تھے ... اور کرتے تھے ہماری بندگی مین آجکل

تیز تر تلوار سے اور بال سے باریک پل ... بیٹھ پر دوزخ کے رکھینگے بحکم عز و جل

سبکو اُس سے پار ہونے کا ہوا ارشاد آہ ... نیک بعضے جائینگے مانند بجلی کے نکل

کوئی مثل باد کوئی تیز گھوڑی کی مثال ... کوئی مثل مور گزرے کوئی جون گام چل

ردیف میم

تصور بندھ گیا آنکھوں میں بیت اللہ کا ایسا — کہ ہی میری نظر کے سامنے صحن حرم ہر دم
دلا جھک اسکے آگے تو کہ سجدہ جسکو کرتی ہین — زمین و آسمان شمس و قمر لوح و قلم ہر دم
کرام کاتبین جس حرف خطا کو اسکے دھوتے ہین — بخوف حق ہی جسکے دیدہ پر اشک نم ہر دم
میان ہستی فانی مین کرتا ہی سو کر جلد ہی — کھڑا سر پر ہی قزاق اجل لیکر علم ہر دم
گناہو نمین ہلاک ہوتے ضرور ہم لوگ اے مسلم — نہین ہوتا اگر اللہ کا ہمپر کرم ہر دم

دیگر

شکر کر اے دل کہ ہو کر صورت انسان ہم — لائے فرمان خدائے پاک پر ایمان ہم
آج گر دنیا مین ہوتے رب کے نافرمان ہم — روز محشر مین ٹھہرتے بدتر از حیوان ہم
ہوئینگے مر کر جماعت مین منافق کے کھڑے — جوڑ کر جب توڑ دینگے رشتۂ پیمان ہم
بھیج اے معبود ہمکو غازیون کی فوج مین — تا کرین تیری رضا مین جان کو قربان ہم
دولت دنیا ہمین یا رب نہین درکار ہی — چاہتے ہین مال تقوی کا سر و سامان ہم
جبسے بخشی ہی خدا نے حق و باطل کی تمیز — ہو گئے مشہور لوگون مین محض نادان ہم
طالب دیدار اپنا کرے ہمکو یا کریم — حور اور غلمان کا رکھتے نہین ارمان ہم
پائینگے اللہ سے ذکر و اطاعت کے عوض — روضۂ رضوان مین جا کر حور اور غلمان ہم
ایکدن خاکی بدن یہ خاک مین ملجائیگا — چار دن ہین نام کو درویش یا سلطان ہم
روز محشر مین نپوچھینگے ہمارا خاندان — گو کہ ہین نازان یہان کہلا کے شیخ و خان ہم

ہی شاہ مراد سے ملنا اگر میان — کر ترک خواب راحت و عشرت برائے علم
ہو گھر مین اہل علم اگرچہ ذلیل و خوار — محفل مین فرش جاہ پہ لا کر بٹھائے علم
مانند مچھروں کے گریزان ہو فوج جہل — ہو جس مقام بحث مین ظاہر لوائے علم
عالم اسی سبب سے ہی وارث محمدی — کہ ورثۂ رسول ہی یہ رہنمائے علم
مرد شریف جہل کے باعث ذلیل ہو — ارذل حقیر قوم کو اشرف بنائے علم
مسلم نہ ملک دین کو ہوگا کبھی زوال — جبتک رہیگی شوکت و فرمانروائے علم

ردیف نون

جب سے مین نام خدا دل سی لیا کرتا ہون — سینۂ خشک کو سرسبز کیا کرتا ہون
منکر حق کو مرے پاس نہ لاؤ یارو — ایسے گمراہ کی صورت سے جلا کرتا ہون
آگے مخلوق کے جھکنے کو سمجھتا ہون حرام — جب سے مین سامنے خالق کی جھکا کرتا ہون
دفع گمراہی کی جب بن نہین آتی تدبیر — کیا کرون دست تاسف کو ملا کرتا ہون
فوج اسلام سی مین گو کہ ہون باہر لیکن — نصرت دین پیمبر کی دعا کرتا ہون
نیزۂ طعن شب و روز ستمگارون کا — روز میدان ہدایت کے سہا کرتا ہون
کیون مجھے کہتے ہو اہل ہوا لا مذہب — مین تو سنت کے طریقے پہ چلا کرتا ہون
راہ تقلید میں ہو کر کے تعصب سے الگ — آپکو مذہب حنفی میں گنا کرتا ہون
حالت تشنگی رنج و بلا کے اندر — شربت صبر و توکل کو پیا کرتا ہون

اہل سنت کا تمسک ہی حدیث نبوی — بدعتی حجت گفتار مغان رکھتے ہین
لائے ہین حجت حق یہ جو دلیل باطل — اپنے ایمان و دیانت مین زیان رکھتے ہین
کیا دکھاتے ہو مجھے دشمنو تلوار و تبر — مرنے والے بھی کہین خطرۂ جان رکھتے ہین
گرچہ یان پیرو سنت ہین ذلیل و رسوا — سو شہید ونکا وہان عزت و شان رکھتے ہین
ہی روا صلح غویون سے عزیزو ہمکو — کیونکہ ہم اُنکی ہدایت کا گمان رکھتے ہین
کسطرح جائینگے وہ ساقی کوثر کے حضور — جام سنت سے جو انکار یہان رکھتے ہین
پیروی کیون نہو سنت کی پسند اے مسلم — ہم بخاری کی خبر ورد زبان رکھتے ہین

دیگر

ہی ذاکرو نکا رنج بھی راحت سے کم نہین — اور عیش غافلو نکا مصیبت سے کم نہین
بندے کو جس وقار مین حاصل غرور ہو — وہ عزت اُسکے واسطے ذلت سے کم نہین
ذلت مین ہو رضائے الٰہی اگر نصیب — ذلت نہین ہی بلکہ وہ عزت سے کم نہین
اہل کرم کے ساتھ نہ شیخی کرو اے شجاع — مردنگی بھی اہل شجاعت سے کم نہین
مست و یکھ چشم گریہ سے عاصی کو زاہدا — اسکی بھی گریہ تیری ریاضت سے کم نہین
بو ئینگا یان جو تخم سو کاٹیگا بھی وہان — دنیا کی زندگی بھی زراعت سے کم نہین
گمراہ پیر جی کا ہدایت نہین ہی کام — بلکہ ہدایت اُنکی ضلالت سے کم نہین
ہی مومنو نکے حق مین تو زندان یہ جہان — اور کافرو نکے واسطے جنت سے کم نہین

دیگر

وائے اب دین منور کا پتا لگتا نہین | حیف اب اسلام انور کا پتا لگتا نہین

ملت شرع پیمبر کا پتا لگتا نہین | سنت ساقی کوثر کا پتا لگتا نہین

سرکشان دین حق سے بھر گئی روئے زمین | پیروان حکم داور کا پتا لگتا نہین

شرک و بدعت فسق آتا ہی نظر جاو بطرف | حق پرست و دین پرور کا پتا لگتا نہین

ہر جگہ رشوت جوا چوری ٹھگی ہی آشکار | مال طاہر کسب اطہر کا پتا لگتا نہین

دیکھتا ہون جسکو ہی بیدرد ظالم سنگدل | نرم دل دلجو و دلبر کا پتا لگتا نہین

کو بکو مکار پیرونکے ہوئی ہین گرمیان | بے ریا بے طمع وہ رہبر کا پتا لگتا نہین

بادۂ لذات دنیا مین پڑا ہی ہر کوئی | طالبان آب کوثر کا پتا لگتا نہین

اغنیا اسوقت کے کنجوس مکھی چوس ہین | صاحب جود و خیر کا پتا لگتا نہین

محفل عیش و غنا مین مرد و زن کا ہی ہجوم | مجلس قرآن مین اکثر پتا لگتا نہین

ہوا کھاڑ نہین ندا سے دم مدار یا علی | نعرۂ اللہ اکبر کا پتا لگتا نہین

گنج مین دشمن غلامی کے لیے موجود ہے | رنج مین خویش و برادر کا پتا لگتا نہین

مولوی اب طالب دنیا ہے جیفہ ہو گئے | وارث علم پیمبر کا پتا لگتا نہین

حق کو ناحق کر دیا جب ہاتھ آیا پیولس | دل مین انکے خوف محشر کا پتا لگتا نہین

سچ ہی گر لا تکتمون الحق پڑہ کر و عمل | لقمہ تر نقرہ و زر کا پتا لگتا نہین

گزاری زندگی لہو و لعب میں تو نے ای غافل
نہ آئی ایک ساعت بھی حیا ای بیحیا تجھکو

خدا کو چھوڑ کر پھرتا ہی تو جو در بدر مارا
شری ہی یا کہ دیوانہ بنا کیا ہو گیا تجھکو

یہاں تو دوڑتا پھرتا ہی بے حکمی کے کاموں پر
قیامت میں ملیگی اس شرارت کی سزا تجھکو

خدا کی بندگی میں آج کر جا آلکس تو بھی
کہ اکدن ناگہان دنیا سے ہونا ہی جدا تجھکو

اگر جسم و خطا کاری کی بیماری سے عاری ہی
پیا کر شربت توبہ خدا دیگا شفا تجھکو

تمنا ہی کہ ناقص ابھی ہو جاوے نفس کامل
تو کر لے نفس کو کشتہ یہی ہی کیمیا تجھکو

جہانتک ہو سکے مضبوط کر توحید و سنت کو
مسلمانکی نشانی اصلی دنیا میں بنا تجھکو

چلیگا تو اگر شادی و غمی میں راہ سنت کی
خدا سے بخشوا دیگا محمد مصطفا تجھکو

مخالف ہو جو سنت کا تو اسکا معتقد ہو گا
کریگا ایکدن وہ ام ضلالت میں پھنسا تجھکو

اسی کو جان تو ل سے پیر مرشد اور استاد اپنا
بتاوے جو طریق مصطفا راہ بدا تجھکو

رہا نا آشنا یا اپنے خدا کی آشنائی سے
خدا کی آشنائی سے کیا نا آشنا تجھکو

پڑھی اکثر کتابیں اور سنی وعظین لیکن
ابھی تک کچھ اثر اسکا نہیں دلمیں ہوا تجھکو

نہ بھول اس بزرگی و طاعت پر تو ای اشرف
بجز فضل الٰہی کے نہیں ہی آسرا تجھکو

دیگر

یا الٰہی ہو عطا دل کی صفائی ہمکو
تا نظر آوے تری جلوہ نمائی ہمکو

بار عصیان سے قدم اٹھ نہیں سکتا آگے
در پر اشرف کے مشکل ہے رسائی ہمکو

ہی علت غم خواہش دولت مین زیادہ — اور دولت آرام قناعت مین زیادہ

جس بندۂ ذاکر کو حضوری ہی میسر — ہی لطف اُسے قرب سے فرقت مین زیادہ

ہین گوشہ نشینی مین بہت فائدے لیکن — ہین اُس سے بھی نیکونکی رفاقت مین زیادہ

مشکل سے ادا فرض ہوا ایام مرض مین — پڑھ نفل ولا حالت صحت مین زیادہ

ذاتون سے بڑائی نہین اللہ کے نزدیک — تقوی ہی سے ہوتا ہی شرافت مین زیادہ

ہر مشرک و کافر ہی سگ و خوک سے بدتر — گو ذات مین بہتر ہو ریاست مین زیادہ

ہین ظاہری جو اہل یقین ویسے منافق — پائینگے سزا اسے قیامت مین زیادہ

تو عالم گمرہ کو نہ کہہ مرشد ہادی — ہو جہل سے جاہل اسکی جہالت مین زیادہ

جس عزت و رتبہ مین ہوا اللہ فراموش — اُس جاہ سے توقیر ہی ذلت مین زیادہ

پیران پر ہے از مکر کی غلبت مین نہین عیب — ہی اجر نہین اُنکی ندمت مین زیادہ

آگاہ تو مطلق نہین کچھ باطل و حق سے — ہین تیز مگر بیعت خلقت مین زیادہ

ہین آپ تو مکار نشہ خوار زناکار — دعوی ہی بزرگی کی علامت مین زیادہ

پڑھ پڑھ کوئی ناظر کوئی مختار ہوا تیز — ہیلا لاک ہوا کوئی وکالت مین زیادہ

کیونکر نہ فراموش کرین گور و غم حشر — آتا ہو زر و سیم جو رشوت مین زیادہ

گم ہوگئے عنقا کی طرح اہل سخاوت — مشہد تو نگر ہین بخالت مین زیادہ

بندے بیان جو کرتے ہین نیکی بدی کے کام | پائینگے اسکو گور و قیامت مین جا کے ساتھ
ایماندار کیسے رہو اہل ریا پلید | ایمان دلمین رہ نہین سکتا ریا کے ساتھ
ازلی شقی جو ہی سو نہو گا سعید اب | گو اُسکی زندگی ہو بسر اتقیا کے ساتھ
اے یار اپنے توشۂ عقبےٰ کی ہو خبر | منزل خوشی سے کھٹتی ہی برگ و نوا کے ساتھ
مسلم کا آب و خورد یہان سے ہو جب تمام | یارب اُسے اُٹھائیو اپنی رضا کے ساتھ

دیگر

بکثرت پڑھو لا استغفر اللہ | کہ ہے مغز دعا استغفر اللہ
رسولِؐ پاک خود معصوم سو بار | پڑھا کرتے سدا استغفر اللہ
نماز صبح کو پڑھ کر کے سو بار | پڑھا کر جی لگا استغفر اللہ
تہجد پڑھکے ہر شب کو پڑھا کر | بصد آہ و بکا استغفر اللہ
گنہ عاصی کے مٹتے ہین ہمیشہ | جبھی اُسنے کہا استغفر اللہ
مس عصیان کے حق مین ای گنہگار | بجھ لے کیمیا استغفر اللہ
برائے عاصیان پر ہراسان | وسیلہ ہی بڑا استغفر اللہ
ضرور ابلیس بھی بخشا ہی جاتا | جو کہتا بجیا استغفر اللہ
ہوا تھا غرق فرعون اس سبب سے | اگہ بھول اُسکو گیا استغفر اللہ

خطا اب بخشدے مولیٰ کریم

خدا ہوتا ہے اس عاصی سے بیزار — نہیں جسنے پڑھا استغفر اللہ
شقی ہی وہ جو استغفار چھوڑے — پڑھے صالح صدا استغفر اللہ
مجھے اس نفس نے بہکا کے یارب — بنایا بیحیا استغفر اللہ
گنہ سے دفتر اعمال اپنا — سراسر بھر گیا استغفر اللہ
پکاردن ہون بصد آہ و فغان سے — ترے در پر پڑا استغفر اللہ
تمنّا ہے کہ مسلم اس جہان سے — چلے کہتا ہوا استغفر اللہ

ردیف یاے تحتانی

ای قلم حمدِ خدا مین سر جھکانا چاہیے — بعدہٗ نعتِ نبی مین لب ملانا چاہیے
بات تھوڑی سی یہان ہوتی ہی بڑے کام کی — گوش دل ہر شخص کو اسپر لگانا چاہیے
خوب رو ای دل جہنم کا تجھے گر خوف ہے — آتش دوزخ کو آنسو سے بجھانا چاہیے
کیسی ہی چھوٹی ہو نیکی تو اسی ہلکی نجان — رب کو بخشش کے لیے کوئی بہانا چاہیے
روشنی کی ہی اگر خواہش اندھیری گور مین — رات کو شمع تہجد کو جلانا چاہیے
مار و گزدم سی دہانگی ہی اگر دلمین ہراس — کلمہ طیب کا افسون لیکے جانا چاہیے
چاہتا ہی کیون خدا سی اور بندونسی مدد — دودھ مین پانی نہین ہرگز ملانا چاہیے

جبکہ فوج حرص ہر جانب سی آکر گھیر لے
اسکو شمشیر قناعت سے ہٹانا چاہیے

دلکو اپنے جبکہ ڈی سختی مین گھبرانے لگی
قصۂ ایوب و یونس کو سُنانا چاہیے

ہر تجھے منظور اپنی مشکل آسانی دلا
غیر کی مشکل مین جاکر کام آنا چاہیے

بس کر ای مسلم تو بگڑے حال کو اپنے بنا
پند عامل ہو کے غیرون کو سُنانا چاہیے

دیگر

نقش حب ایزدی دل پر جمانا چاہیے
ماسوا اس نقش کے سب کو مٹانا چاہیے

عرش دل جائے نزول حضرت سبحان ہے
غیر کو ہرگز نہین اُس پر بٹھانا چاہیے

خانۂ دل مین جگہ جسنے دیا ہے غیر کو
اُس لعین کو کم نہین شرک سے جانا چاہیے

جلوۂ محبوب کا طالب اگر ہی ای عزیز
پردۂ غفلت تجھے دل سی اُٹھانا چاہیے

آرہی ہی نحن اقرب کی صدا محبوب سے
بخت خوابیدہ کو ای طالب جگانا چاہیے

پاس ہی محبوب ہو پھر ہمکو ہو دوری نصیب
وای ایسی زندگی سی مر ہی جانا چاہیے

آرزو ہی وصل جانان کی گر تجھی ای جان من
داو می فرقت مین جانبازی دکھانا چاہیے

بحر ذکر اللہ دریاے فنا فی اللہ مین
بہر دُرّ آرزو غوطہ لگانا چاہیے

جھیل کر حرف دوئی کو کارد توحید سے
عشق کے دفتر مین نام اپنا چڑھانا چاہیے

طالب دیدار حق کو شل فرہاد ای عزیز
کوہِ غم مین جان شیرین کو کھپانا چاہیے

اگرچہ ہمکو غیر ممکن ہی وصال ذوالجلال
بارگاہِ قرب حق تک بھی تو جانا چاہیے

کسطرح وہ مست ہین منکر بخاری کی حدیث
راگ سے انکو بخار حال آنا چاہیے

خنجر و نیزہ سپر خیر البشر کا تھا سنگار
صندل و مسی حنا انکو لگانا چاہیے

شادی زہرا مین ہو حمد خدا نعت رسولؐ
شادیون مین کسبیان انکو نچانا چاہیے

ام کلثوم و رقیہ کا تو ہو ثانی نکاح
بیٹیان بیوہ انھین گھر مین بٹھانا چاہیے

پاس کی مسجد تو انکے واسطے سو کوس ہو
محفل مولود مین کوسون سے جانا چاہیے

ہین حقیقت مین یہ سارے دشمن خیر البشر
جوتیان ایسے پلیدونکو لگانا چاہیے

منزل مقصود پر مسلم پہونچنا ہے اگر
آپکو سچے پیمبر کے لگانا چاہیے

دیگر

جسکو قہر ایزدی سے رستگاری چاہیے
اُسکو دل سے آہ اشک آنکھو سے جاری چاہیے

جسکی بندون پر ہزارون بخشش و انعام ہین
ہر گھڑی اُس کبریا کی یادگاری چاہیے

طالبان قرب محبوب حقیقی کو ضرور
اشکباری دلفگاری جان نثاری چاہیے

جو ہوا طالب بہار گلشن فردوس کا
کیا اُسے سیر گل باغ و بہاری چاہیے

شاغلان لذت دنیا سے جیفہ کو مدام
مجلس رقص و شراب و سوخواری چاہیے

عاصیان شوق کو امید بخشش کی نہین
اہل عصیان کو شفیع شرمساری چاہیے

جبکہ یہ دنیا ہی مومن کے لیے زندان سرا
کیون نہ پھر یان رنج و تکلیف و خواری چاہیے

ہی اگر دنیا مین ٹوٹا پھوٹا پڑا رہنا نہین
جنت الفردوس مین محل و اٹاری چاہیے

جس وقت جل شانہ خود منصفی کرے — ہیبت سے ہر نبی و ولی خشک دم رہے
کوئی کسی حق میں نہوگا وہاں شفیع — جس پر مگر خدا کے بریں کا کرم رہے
میدان روز حشر میں دنیا کا ہر عزیز — آنکھیں چرا کے آہوے وحشی سا رم رہے
چوری دغا فریب دریا سبکا جا کھلے — جس پر خدا کا رحم ہو اسکا بھرم رہے
دنیا کا دھوم دھام یہ دنیا ہی تک ہے بس — لیکن وہاں یہ گنج نہ ملک و حشم رہے
پوچھینگے اہل خلد کہ ای ساکنان نار — تم کیوں میان نار پر رنج و الم رہے
دینگے جواب وہ کہ نہ پڑھتے تھے ہم نماز — اور اس عذاب نار کو جھٹلاتے ہم رہے
حق نے دیا تھا مال نہ دیتے تھے ہم زکوٰة — مال حرام و سود سے بھرتے شکم رہے
جور و ستم حرام و شراب و کباب میں — مکر و دغا فریب میں سارے جنم رہے
سب لوگ ذو الجلال کی کرتے تھے بندگی — ہم انکو چھوڑ پوجتے دیر و صنم رہے
ہم عالموں کے نیک طریقہ کو چھوڑ کر — گمراہ پیر جی کے سدا ہمقدم رہے
اس روز چاہتے ہو جو امان دوستو — خوف خدا سے شام و سحر چشم نم رہے
ذکر خدائے پاک میں جاری رہے زبان — لہو و لعب کے حق و دق بق میں قلم رہے
دل گرد شرک و ظلمت بدعت سے صاف ہو — توحید حق و سنت نبوی الم رہے
اخلاص دل سے کیجیے مولی کی بندگی — گردن سدا رضاے الٰہی میں خم رہے
مسلم کو دیکھیو حشر میں یارب ہے امان — جس جا کہ والوا شفیع الامم رہے

یہ بھی ہیں بندوں میں سگ طالبان ذو الجلال
جنکی آنکھوں کے تلے دنیا ہی مردار ہے
دین کے کاموں میں جو دنیا کا رکھتا ہی لحاظ
اسکا دعوی دینداری کا محض بیکار ہے
اس جہان بیوفا میں طالبان دین کو
دل لگانا بخیر دنیا سے زہر مار ہے

پائیگا مشکین چڑھی اپنی بہنگام حساب
کیسے اس بدبخت کی ہوئی جہنم سی نجات
بس گرای مسلم نہین مانینگے وے تیرا کلام

دس نفر پر بھی یہان جو آدمی سردار ہی
سنت و توحید سے جسکو یہان انکار ہی
جن شریروں کے مقدر مین خدا کی مار ہی

دیگر

حضرتِ حق مین ہی پیارا نبی انسان ہی
نور جب انسان کے دلمین نہین ایمان کا
کیون نہین حکم الٰہی سے کہے وہ سرکشی
جو کوئی اللہ کی دلسے کریگا بندگی
جب ادنے مرتبہ کا جنتی جو ہوئیگا
نہریان بہا رہی ہین جنت مین شراب و شیر کی
گوشت صدہا قسم مرغونکا وہان موجود ہی
گوش کرینکو وہان ہونگے ہزارون نغمہ سرا
عورتین بندونکو جو بخشیگا جنت مین خدا
بی بیونکے ساتھ اپنے تخت پر تکیے دیے
واجب و لازم ہی ہمیں اس خدا کی بندگی
دلسے کہہ تو ذات حق ہی وحدہٗ لاشریک

جن نبی انسان کو حق پر یہان ایمان ہی
بیشک اس انسان سی بہتر کہین حیوان ہی
جس لعین روسیہ کا پیشوا شیطان ہی
جنتی کرنے کا اسکو وعدۂ رحمان ہی
ایک اک جنتی کا سو سو شکو بھی والان ہی
جسکی شیرینی و لذت بحد و پایان ہی
شوربہ اور بریان جسکا جو خواہان ہی
اور خدمت کو ہمیشہ حور اور غلمان ہی
رنگ و روپ انکا بسانِ لؤلؤ و مرجان ہی
شغل باہم میوہ خوری کا وہان ہر آن ہی
جسنے بندونکے لیے کیا کیا سامان ہی
اور محمد عبدہٗ یہ کلمۂ ایمان ہے

جو بدن پالا گیا ہی لقمہاے سود سے
جسکو خوش آتا نہیں احکام قرآن و حدیث
کیسا ہی مسلم اُسے توحید و سُنّت ہو پسند

داخل جنت نہو حضرت کا یہ فرمان ہی
وہ لعین اہل نفاق و صاحب طغیان ہی
شرک و بدعت کی طرف جسکو یہان میلان ہی

دیگر

جسدن خدا نے نور سنوارا محمدی
ہمکو خطاب کرکے پکارا محمدی

خیر الامم ہی جبکہ یہ اُمت خدا کے پاس
بہتر ہو کیون نہ دین ہمارا محمدی

سو بھٹکے اسیر تیہ ضلالت کو راہ راست
چمکا عرب مین جیسے ستارا محمدی

اے احمد یوا ایسے خدا پر ہو جان نثار
جسنے کیا ہے دین تمہارا محمدی

بازار و شہر و قصبہ و قریہ مین برملا
بجتا ہی صبح و شام نقارا محمدی

پہونچے عرب سے روم و دمشق و عراق و شام
ایران و چین و ہند و بخارا محمدی

اس دین حق کے سامنے دین اپنا چھوڑ کر
لاکھون ہوئے یہود و نصارا محمدی

آئی ہی جب سے گلشن نبوی مین نوبہار
پھولے ہین جیسے پھول ہزارا محمدی

توحید کام آئیگی اُسکی نہین کبھی
جسنے کہ نام دل سے بسارا محمدی

دُنیا مین گرچہ خوار و ذلیل و حقیر ہو
پروردگار کا ہے پیارا محمدی

سترّ جہنمی کو نکالیگا نار سے
جاتا ہی راہ حق مین جو مارا محمدی

لہ یعنی اُمید شفاعت ہے۔

اس سبیل خیرخواہ عاصیان نے صاف صاف | کہدیا ہر ایک خیر و شر ہمارے واسطے

فرض ہی ہر قول و فعل سید ابرار کا | جی سے خوش ہو کر جھکانا سر ہمارے واسطے

راہ سے ڈگنے کا خطرہ بدعتی کو ہی ضرور | ہم تو سنی ہین نہین کچھ ڈر ہمارے واسطے

جب شب معراج سے لوٹے تو یہ پانچون نماز | لائے تحفہ ساتھ پیغمبر ہمارے واسطے

پر تو معراج ہی ہر روز حاصل پانچ بار | اس نماز فرض کے اندر ہمارے واسطے

حق تعالی سے عطا کروائینگے خیر الورا | کار اندک مین ثواب اکثر ہمارے واسطے

روز محشر مین شفیع عاصیان ہونگے شفیع | سامنے اللہ کے جاکر ہمارے واسطے

بخشوا کر سب گنہ فردوس اعلی مین رسول | حق سے دلوائینگے آخر گھر ہمارے واسطے

تشنگی کا خوف ہی محشر مین غیرونکے لیے | بھر رہا ہے چشمۂ کوثر ہمارے واسطے

از طفیل مصطفی انفس و ہوا کے ہاتھ سے | دے پناہ اے خالق اکبر ہمارے واسطے

جبکہ قلب مومنین ہی در ایمان کا صدف | کیون نہو دل معدن گوہر ہمارے واسطے

جیسے حق گوئی مین ہمنے کھول رکھی ہی زبان | ہر طرف سے تیز ہی خنجر ہمارے واسطے

چھوڑ مت تدبیر کو ای دل خدا کو یاد کر | شاید اب تقدیر بھی یاور ہمارے واسطے

حرص مین کیا سود جبکہ ہر من تقدیر سے | ایک دانہ بھی نہین ہی بر ہمارے واسطے

ہی غنی کیواسطے دنیا مین آرام و سکون | مفلسی کی گرد خود چکر ہمارے واسطے

کیون نہو شہر و نشہر دکھ کو جاتا ضرور | آب اور دانہ ہی در در اور ہمارے واسطے

جو رسم کفر پکڑو گے اٹھو گے ساتھ کافر کے
یہان تم گو کہ رکھتے ہو مسلمانی کی روداری

اسی رسم برہمن پر نہ ہو شیخ صدیقی
لقب اپنا مناسب ہے کہ رکھو شیخ زناری

بیاہو جلد بیوہ کو خیال ننگ کو چھوڑو
گرائیگی جہنم مین تمھین یہ شرم و عاری

شریفو گر نہ چھوڑو گے یہ رسم ہندوانہ تم
تو محشر مین یہ شیخی سیدی دکھلائیگی خواری

نسب کا مول کوڑی بھر نہوگا دار محشر مین
جولاہہ اور سید سے عمل کی ہو خریداری

ثواب اسکو ملیگا سو شہیدونکا قیامت مین
کریگا عقد ثانی کو جو ایسے وقت مین جاری

اگر تم بیوہ مسکین کا جوڑا لگا دو گے
تمھارا حور سے جوڑا لگا دی حضرت باری

جو رکھے گھر مین بیوہ کو تو اسپر ہر مہینے مین
چڑھے ہر حیض سے یا خون کرنیکی ستمگاری

بظاہر عقد سے بیوہ حیا سبکو دکھاتی ہے
مگر چھپ چھپ کے پر آمردسی کرتی ہے نظاری

کہ محشر مین ہوگی وہ زن جو حمل کی قاتل
حضوری فاطمہ سے جائیگی تا اک ٹھیکاری

مگر بیوہ اگر کچھ ہوش رکھتی ہو
نہ دیکھو نیر باباجان نا در اماں کی ہشیاری

بڑے بوڑھے دادا سی کاٹتے ہین رات آ بیمن
تمھین کہتے ہین بیٹھو صبر سے کو نہین لے بیاری

سمجھ لو ایسے باباجان کو اے جان قصائی تم
اور ایسی سنگدل ماں کا رکھو نام ہتیاری

دعا اب بندہ مسلم کی ہو مقبول یا اللہ
کہ جاری عقد بیوہ کا ہر اک لوگو مین ہو جاری

دیگر

خدا سے ڈر ذرا اے بے نمازی
وضو کر سر جھکا اے بے نمازی

سگ و خنزیر بھی ہین تجھسے بہتر	نہ جان انکو برا اے بے نمازی
پلیدی ظاہری ہے اونکے اندر	نجس باطن ترا اے بے نمازی
خدا کی بندگی سے کیا تجھے کام	تو سگ ہی بیٹ کا اے بے نمازی
ہوا ابلیس جب سجدے سے منکر	تو ہیٹکارا گیا اے بے نمازی
سدا آب حمیم و خار زقوم	سقر مین کھائیگا اے بے نمازی
ڈسین گے گور مین جب مار و کژدم	کریگا ہائے ہا اے بے نمازی
بطوق آتشی زنجیر ناری	تری ہوگی سزا اے بے نمازی
پکارے گی تجھے غصے سے دوزخ	کہ میرے پاس آ اے بے نمازی
بہت دنیا مین چکھے تر نوالے	ہوا اب لقمہ مرا اے بے نمازی
وہان تو ناصحون سے بھاگتا تھا	کہان اب جائیگا اے بے نمازی
چکھاؤنگی مزہ مین آج تجھکو	ترے انکار کا اے بے نمازی
تجھکا سر زندگی مین ورنہ مرکر	بہت پچھتائیگا اے بے نمازی
تری مسلم نے کی ہے خیر خواہی	نہو اس سے خفا رہے بے نمازی

دیگر

ای دل نادان ہوشیار یکدم ہو رہے	کیون پڑی غفلت مین ہے سرشار اکثر سو رہے
کھیل مین طفلی کٹی کھوئی جوانی خواب مین	اب ذرا پیری مین ہو بیدار یکدم رو رہے

یا ہو قالین اور توشک فرش گل آرامگار
یا ہو فرش خاک پر از خار یکدن موت ہے

بوعلی سے کچھ نہ بن آئی نہ افلاطون سے
لادوا ہے موت کا آزار یکدن موت ہے

جبکہ سبکو موت ہے ای بندۂ مسلم ضرور
واسطے تیرے بھی آخرکار یکدن موت ہے

دیگر

یا الٰہی روز و شب توفیق احسان دی مجھے
شرمساری جرم و عصیان سے تو [illegible] مجھے

یا الٰہی تو نگاہ حفظ رکھ مجھپر مدام
راہ نیکی سے کہین بہکا نہ شیطان دے مجھے

توشۂ منزل سے ہوتی ہر مسافر کی گزر
زاد راہ آخرت ای رب یزدان دے مجھے

[illegible] گاؤن مین بھی
گر کوئی اسکے عوض تخت سلیمان دے مجھے

یون تو ہون یارب سزاوار جہنم سربسر
تو محض اپنے کرم سے باغ رضوان دے مجھے

ذلت و خواری یہان کی فخر ہے میرے لیے
تو جو اپنی بارگہ مین عزت و شان دے مجھے

یا الٰہی باغ دنیا مین اگر لایا ہے تو
غنچۂ مقصود سے بھر بھر کے دامان دے مجھے

بیٹھتے اٹھتے ٹہلتے جاگتے سوتے ہوئے
اپنے ذکر و فکر سے یکدم نہ نسیان دے مجھے

عضوہا تن کو میرے اپنی مرضی مین لگا
خوف اپنا ظاہر و باطن مین یکسان دے مجھے

مجلس ناپاک کیشان سے بچا کر صبح و شام
صحبت پاکیزۂ پرہیزگاران دے مجھے

درد و غم سے ہر گھڑی رہتی ہے بتغم نکل
دارو درد سے ای طبیب دردمندان دے مجھے

مزرع عقبی ہے یہ دنیا بقول مصطفی
یا الٰہی اس زراعت مین نہ نقصان دے مجھے

تمام شد

طریقہ اہل سنت کا مجھے جسدن سے بھاتا ہی
کوئی میری امامت سے بدل انکار لاتا ہی
کوئی کہتا ہی لامذہب کوئی گمراہ بتاتا ہی
کوئی چشم غضب سے تیوری مجھپر چڑھاتا ہی
صفائی اسلیے مذہب کی تیغ کھینچائی ہی

عزیزو بار سنت کا لیا سر پر جو ہو سو ہو
چلا اس راہ مین جان آبرو کھو کر جو ہو سو ہو
کیا اب نوش جام ساقی کوثر جو ہو سو ہو
کرون منزل کو طی مین پا ہی جاؤن جو ہو سو ہو
نبوی منزل مقصود دل سے لو لگائی ہی

عمل مین مذہب حنفی کی مین تقلید کرتا ہون
قیاس ان کا حدیث مصطفائی سے ملاتا ہون
قیاسی مسئلون مین پیروی انکی بجا لاتا ہون
موافق ہو تو بہتر ورنہ ہاتھ اس سے اٹھاتا ہون
اسی انداز کی تقلید سے میرزا جی کو بھائی ہی

بدل ان چار مجتہدون کو حق جانتا ہون مین
قیاس حق و باطل قول کو پہچانتا ہون مین
بلا تعیین کی تقلید کی ٹھانتا ہون مین
نہ مسم افکار و مصری کو ملا کر چھانکتا ہون مین
بفضل ایزدی یہ حق شناسی مین نے پائی ہی

عزیزو آپکو جب پیرو سنت بتلاتے ہو
مخالف اپنے مذہب کی حدیثین جبکہ پاتے ہو
محبت سید کونین کی منہ سے جتلاتے ہو
عمل کرتے نہین اسکے کیون بہانے پیش لاتے ہو
یہ کیسی حب نبوی پیروی مصطفائی ہی

محبت پنجتن کی رافضی بھی تو جتاتے ہین
مگر وہ پنجتن کی پیروی سے منہ چھپاتے ہین
غم حسنین مین روتے ہین اور آنسو بہاتے ہین
بڑھاتے ہین لبو پر مونچھ اور داڑھی منڈاتے ہین
تمھین بھی کیا انہین لوگون سے بو پہنچی دکھائی ہی

جب نام پڑا صاحب اسلام ہمارا
تعمیر سا جو طرحی ہوا کام ہمارا
اس کام سے گر بخت ہو ناکام ہمارا
اسلام کا دعوی ہی فقط خام ہمارا
ہی فائدہ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا
ہی شیوہ ایمان سے مسجد کا بنانا
اسباب و زر و مال و دو نہ زمین لگانا
اخلاص کے ساتھ ہمت جانی کو لڑانا
تکلیف و مشقت کی بلا سر پہ اٹھانا

ناجی ہی جسنے مسلک سنت قبول کی
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہی
سنت کے برخلاف کو مرشد نہ کیجیے
تسبیح و تاج وجبہ پر اُسکے نہ بھولیے
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہی
جو پیر و رسول ہو کامل اسی کو جان
عامی محض ہے تب بھی فاضل اسی کو جان
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہی
سنی ستم اُٹھاتے ہین سنت کے واسطے
پھر مال و زر لٹاتے ہین سنت کے واسطے
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہی
مسلم کی بعد ختم مسدس کے ہی دعا
محفوظ رکھ کے آفت بدعت سے تو سدا
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہی

ناری ہی جس گروہ نے بدعت کی راہ لی
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہی
ہاتھ اپنا اُسکے ہاتھ مین ہرگز نہ دیجیے
اُس پیرجی کو نائب ابلیس بوجھیے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہی
عارف اسی کو ذاکر و شاغل اسی کو جان
سو عاقلون کے بیچ مین قابل اُسی کو جان
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہی
گالی و مار کھاتے ہین سنت کیواسطے
آخر کو سر کٹاتے ہین سنت کیواسطے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہی
کر بخش و کیجیو میرے گناہون کو یا خدا
سنت کی اتباع مین کامل مجھے بنا
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہی

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در فضائل تعمیر مسجد

غیرت نہین جب آئی مسلمانونکو ای یار — تو ایسے مسلمانون پر اللہ کی پھٹکار
ہی خانۂ حق رونق اسلام ہمارا — حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا

مین زور حکومت کا اگر ہاتھ مین لاتا — بتخانۂ کفار سیہ دل کو مٹاتا
اس دیر کی جا مسجد اسلام بناتا — دل دیر و صنم پوجنے والے کو جلاتا
ہی خانۂ حق رونق اسلام ہمارا — حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا

تقدیر اگر کاشکے کرتی مری یاری — دیتا مجھے دینار و درم حضرت باری
تو کہنہ و بوسیدہ پڑی مسجدین ساری — سنگین بناتا مین بصد نقش و نگاری
ہی خانۂ حق رونق اسلام ہمارا — حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا

کرتا ہی جو مسجد کی پلیدی سی حفاظت — یا روشنی و فرش و چٹائی سے حمایت
یا رکھے جو پانی کا گھڑا بھر طہارت — ملتی ہی اسی خدمت مسجد کی سعادت
ہے یہی خزانۂ حق رونق اسلام ہمارا — حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا

اب جلد دکھا بندۂ مسلم کو الٰہی — تو سلطنت ہند مین اسلام کی شاہی
تا دیر صنم گہ سے اُٹھے گرد تباہی — ہر مسجد بوسیدہ کی ہو نشست و پناہی
ہی خانۂ حق رونق اسلام ہمارا — حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکایت ابلیس